وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ

اور جان لو کہ جو کچھ تم (مال لوٹ کر) لوٹو ان میں پانچواں حصہ مخصوص خدا اور رسولؐ اور

خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَ

(رسولؐ کے) قرابتداروں اور یتیموں[1] اور مسکینوں اور پردیسیوں کا ہے

الْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ

اگر تم خدا پر اور اس (غیبی امداد) پر ایمان لا چکے ہو جو ہم نے اپنے (خاص) بندے

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی

(محمدؐ) پر فیصلہ کے دن (جنگ بدر میں) نازل کی تھی[2] جبکہ دن (مسلمانوں اور کافروں کی) دو جماعتیں باہم

الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۱﴾ اِذْ اَنْتُمْ

گتھ گئی تھیں۔ اور خدا تو ہر چیز پر قادر ہے۔ (یہ وہ وقت تھا جب تم (میدان[3] جنگ میں مدینہ کے) قریب کے

بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰی وَ

ناکے پر تھے اور وہ کفار بعید کے ناکہ پر اور (قافلہ کے) سوار تم سے نشیب میں تھے

الرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَلَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی

اور اگر تم ایک دوسرے سے (وقت کی تقرری کا) وعدہ کر لیتے تو اور وقت پر گڑبڑ کر دیتے مگر

الْمِیْعٰدِ ۙ وَلٰكِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ

(خدا نے تو تم لوگوں کو اچانک اکٹھا کر دیا) تاکہ جو بات شدنی تھی وہ پوری کر دکھائے

لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّیَحْیٰی مَنْ حَیَّ عَنْۢ

تاکہ جو شخص ہلاک (گمراہ) ہو وہ (حق کی) حجت تمام ہونے کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ ہدایت

بَیِّنَةٍ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾ اِذْ یُرِیْكَهُمُ اللّٰهُ

کی حجت (تمام ہونیکے بعد) زندہ رہے اور خدا یقینی سننے والا خبردار ہے (یہ وہ وقت تھا جب خدا نے تمہیں

فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًا ؕ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا لَّفَشِلْتُمْ

خواب میں کفار کو کم کر کے دکھلایا تھا اور اگر ان کو تمہیں زیادہ[4] کر کے دکھلاتا تو تم یقیناً ہمت ہار دیتے

الجزء ۱۰

[1] مال غنیمت کے علاوہ اور بھی چند چیزوں میں خمس واجب ہے۔ کان سونے چاندی وغیرہ کی دفینہ اگر کسی کو مل جائے جو ہمیشہ دریا سے نکالی جائے پیشہ یا زراعت کے نفع میں سے لڑکے بالوں کے سال بھر کے خرچ کے بعد جو بچے سب اہل کتاب مسلمان سے زمین خریدے جو حرام مال حلال مال سے مل جائے اور باہم تمیز نہ ہو۔ ۱۲ اگر انسانوں میں تقسیم پر چھ کا باپ مر جائے مگر جائیداد میں تقسیم وہ ہے جس کی ان ہو جائے ۱۲ [2] یعنی جنگ بدر روز جمعہ ۱۷ رمضان ۲ھ ۱۲ [3] بعض احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا کا حصہ تو رسول کا ہے اور اس کے بعد امام کا اور رسولؐ کا حصہ تو ان کے قرابتداروں کا اور یتیم و مسکین اور پردیسی میں بھی شرط ہے کہ رسول کا قرابتدار ہو۔ تو خلاصہ یہ ہوا کہ خمس کے تمام حصے رسولؐ اور ان کی اولاد کے لئے خاص ہیں اسی وجہ سے خدا نے غیر سید کی زکوٰۃ سادات پر حرام کر دی، کیونکہ وہ ایک قسم کا صدقہ ہے اور صدقہ اولاد رسول کے واسطے ایک ذلیل کام ہے۔ اللہ اللہ۔ خدا اور رسولؐ کو تو سادات کی عزت کا یہ خیال ہے اور اس زمانہ میں بھیک مانگنا صدقہ لینا سادات کا ایک اعلیٰ فرض قرار پایا ہے جن کے بارے میں رسول اللہ یہ فرماتے ہیں اکرموا اولادی الصالحون للہ و الطالحون لی میری اولاد کی تعظیم و اکرام کرو نیکوں کی خدا کی خوشی کے واسطے اور بدوں کی میری خاطر سے۔ العیاذ باللہ ان کی اب یہ حالت ہے کہ انھوں کو اپنے تئیں سید کہتے شرم آتی ہے۔ ۱۲

رسول کے قرابتداروں کی خاطر داری

وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ

اور لڑائی کے بارے میں آپس میں جھگڑنے لگتے مگر خدا نے اس (بدنامی) سے بچایا۔ اس میں تو

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٤٣﴾ وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ

شک ہی نہیں کہ وہ دلی خیالات سے واقف ہے۔ (یہ وہ وقت تھا جب تم لوگوں نے مڈبھیڑ کی

الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ

تو خدا نے تمہاری آنکھوں میں کفار کو بہت کم کرکے دکھلایا اور ان کی آنکھوں میں تم کو تھوڑا کر دیا

لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ

تاکہ خدا کو جو کچھ کرنا منظور تھا وہ پورا ہو جائے۔ اور کل باتوں کا دارومدار تو خدا ہی پر

الْأُمُورُ ﴿٤٤﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً

ہے۔ اے ایماندارو! جب تم کسی فوج سے مڈبھیڑ کرو تو خبردار اپنے قدم جمائے رہو

فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴿٤٥﴾ وَ

اور خدا کو بہت یاد کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ اور خدا کی اور

أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا

اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو (ورنہ) تم ہمت ہار دو گے

وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ ۖ وَاصْبِرُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ

اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور (جنگ کی تکلیف کو) جھیل جاؤ کیونکہ خدا تو یقیناً صبر کرنے

الصَّابِرِينَ ﴿٤٦﴾ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ

والوں کا ساتھی ہے۔ اور ان لوگوں کے ایسے نہ ہو جاؤ جو اتراتے ہوئے اور لوگوں کو

دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ

دکھلانے کے واسطے اپنے گھروں سے نکل کھڑے ہوئے، اور لوگوں کو خدا کی

سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ﴿٤٧﴾

راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو کچھ بھی وہ لوگ کرتے ہیں خدا اس پر (ہر طرح سے) احاطہ کئے ہوئے ہے

جنگ سے نہ بھاگو

آپس میں جھگڑا نہ کرو

ع ۷ ۱۱

لہ کیونکہ اگر پہلے ہی مسلمان ان کو زیادہ معلوم ہوتے تو راہ فرار اختیار کرتے اور جنگ نہ ہونے پاتی اور یہ عقدہ نہ کھلتا کہ غالب کون ہے اور خدا کس کے ساتھ ہے۔ ۱۲

وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا

اور جب شیطان نے[1] ان کی کارستانیوں کو عمدہ کر دکھایا اور ان کے کان میں پھونکدیا کہ لوگوں

غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ

میں آج کوئی ایسا نہیں جو تم پر غالب آسکے اور میں تمہارا مددگار ہوں ہی پھر جب دونوں لشکر

فَلَمَّا تَرَاۗءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰي عَقِبَيْهِ وَقَالَ

مقابل ہوئے تو اپنے الٹے پاؤں بھاگ نکلا اور کہنے لگا کہ میں تو تم سے نیوہ الگ

اِنِّيْ بَرِيْۗءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْٓ اَرٰي مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْٓ

ہوں میں تو وہ چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تمہیں نہیں سوجھتیں میں تو خدا سے

اَخَافُ اللّٰهَ ۭ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۴۸ اِذْ يَقُوْلُ

ڈرتا ہوں اور خدا بہت سخت عذاب والا ہے۔ (یہ وہ وقت تھا جب منافقین

الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَاۗءِ

اور جن لوگوں کے[2] دل میں (کفر کا) مرض ہے کہہ رہے تھے کہ ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکے

دِيْنُهُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ

میں ڈال رکھا ہے (کہ اترائے پھرتے ہیں) حالانکہ جو شخص خدا پر بھروسہ کرتا ہے (وہ غالب رہتا ہے کیونکہ خدا

حَكِيْمٌ ۝۴۹ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ

تو یقیناً غالب اور حکمت والا ہے۔ اور کاش (اے رسول) تم دیکھتے جب فرشتے کافروں کی جان نکال لیتے تھے اور

الْمَلٰۗىِٕكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَ

انکے رُخ اور پشت پر (کوڑے) مارتے جاتے تھے اور (کہتے جاتے تھے کہ)

ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝۵۰ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ

عذاب جہنم کے مزے چکھو یہ سزا اس کی ہے جو تمہارے ہاتھوں نے پہلے کیا

اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝۵۱

کرایا ہے۔ اور خدا بندوں پر ہرگز ظلم نہیں کیا کرتا۔ (ان لوگوں کی حالت)

[1] چنانچہ جنگ بدر میں شیطان سراقہ بن حارث کی شکل بنکر حارث بن ہشام کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے لوگوں کو لڑائی پر اُبھار رہا تھا اور جب فرشتوں کا لشکر دیکھ کر بھاگا جب یہ لوگ مدینہ آئے تو سراقہ کی مذمت کی اس نے قسم کھائی کہ میں تمہارے ساتھ نہ تھا اور لوگوں نے بھی کہا کہ یہ مدینہ سے باہر نہیں گیا مگر ان کو یقین نہ ہوا جب مسلمان ہونے تو معلوم ہوا کہ شیطان تھا ۱۲

[2] قیس بن ولید، حارث بن ربیعہ، عقبہ بن ربیعہ، عاص بن شیبہ وغیرہ مکہ میں مسلمان ہوگئے مگر ان کے خیالات درست نہ ہونے پائے تھے کہ رسول اللہ نے ہجرت کی تو ان کے بزرگوں نے انہیں قید کیا اتنے میں بدر کی لڑائی چھڑی تو یہ لوگ بھی ساتھ ہولئے۔ اور ارادہ یہ تھا کہ جو فریق زبردست ہوگا اس کی طرف ہولیں گے۔ جب مسلمانوں کی قلت دیکھی تو کہنے لگے کہ ان بے چاروں کو انکے دین نے قربانی چڑھائی ہے ابھی تو ان کا وارا نیارا ہوا جاتا ہے۔ اور ان ہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ۔ ۱۲

منافقوں کی خام عقلی

كَدَأْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَفَرُوْا

قوم فرعون اور ان لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے تھے اور خدا کی آیتوں سے انکار کرتے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ

تھے تو خدا نے بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں لے ڈالا۔ بیشک خدا زبردست اور

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ

بہت سخت عذاب دینے والا ہے۔ یہ سزا اس وجہ سے (دی گئی) کہ جب کوئی نعمت خدا

مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا

کسی قوم کو دیتا ہے تو تاوقتیکہ وہ لوگ خود اپنی قلبی حالت (نہ) بدلیں خدا بھی اسے نہیں

بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۳﴾ كَدَأْبِ اٰلِ

بدلے گا اور خدا تو یقینی (سب کی) سنتا اور سب کچھ جانتا ہے۔ (ان لوگوں کی حالت) قوم فرعون اور

فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ

ان لوگوں کی سی ہے جو ان سے پہلے تھے اور اپنے پروردگار کی آیتوں کو جھٹلاتے تھے تو ہم نے

رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ

بھی ان کے گناہوں کی وجہ سے ان لوگوں کو ہلاک کر ڈالا اور فرعون کی قوم کو ڈبو مارا اور (یہ)

فِرْعَوْنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ

سب کے سب ظالم تھے۔ اس میں شک نہیں کہ خدا کے نزدیک

الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا

جانوروں[1] میں کفار سب سے بدتر ہیں تو (باوجود اسکے) پھر ایمان نہیں

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۵﴾ الَّذِيْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ

لاتے۔ (اے رسول[2]) جن لوگوں سے تم نے عہد و پیمان کیا تھا پھر وہ لوگ اپنے عہد کو

يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۶﴾

ہر بار توڑے ڈالتے ہیں اور پھر (خدا سے) نہیں ڈرتے۔

[1] اس مقام پر خدا نے کفار کو جانوروں سے بھی بدتر فرمایا اور ایک جگہ فرماتا ہے۔ اولٰٓئک کالانعام بل ھم اضل سبیلا یہ لوگ گویا جانور بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں کیونکہ جانوروں کو تو عقل ہی نہیں کہ اس سے کام لیں ان کو عقل ہے اور پھر اس سے کام نہیں لیتے ۱۲

[2] بنی قریضہ یہودیوں نے رسولؐ سے عہد کیا تھا کہ کفار کی حمایت نہ کریں گے مگر بدر میں ہتھیاروں سے ان کی مدد کی جب پلہ برس ہوئی تو کہنے لگے ہم بھول گئے تھے پھر جنگ خندق میں ابوسفیان کا ساتھ دیا ان ہی کے بارے میں خدا نے یہ حکم دیا۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

خدا کی نعمت کو بلاوجہ نہیں بدلتا

فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ
تو اگر وہ لڑائی میں تمہارے ہتھے چڑھ جائیں تو ایسی سخت گوشمالی دو کہ انکے ساتھ ساتھ ان لوگوں کو بھی تنبیہ
لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝۵۷ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ
کردو جو انکے پشت پر ہوں تاکہ یہ عبرت حاصل کریں۔ اور اگر تمہیں کسی قوم کی خیانت (عہد شکنی) کا خوف ہو تو تم
خِيَانَةً فَانْۢبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا
بھی برابر ان کا عہد ان کی طرف پھینک مارو (عہد شکن کے ساتھ عہد شکنی کرو) خدا
يُحِبُّ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ۝۵۸ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ہرگز دغابازوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اور کفار یہ خیال نہ کریں کہ وہ مسلمانوں سے، آگے
سَبَقُوْٓا ۭ اِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُوْنَ ۝۵۹ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا
بڑھ نکلے (کیونکہ) وہ ہرگز (مسلمانوں کو) ہرا نہیں سکتے۔ اور (مسلمانو) ان کفار کے (مقابلہ کے)
اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ
واسطے جہاں تک تم سے ہو سکے (اپنے بازو کے) زور سے اور بندھے ہوئے گھوڑوں سے (لڑائی کا)
بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ
سامان مہیا کرو اس سے خدا کے دشمن اور اپنے دشمن اور اس کے سوا دوسرے لوگوں پر بھی
لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ
اپنی دھاک بٹھالو گے جنہیں تم نہیں جانتے ہو۔ مگر خدا تو ان کو جانتا ہے اور خدا کی راہ میں تم جو کچھ بھی
شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا
خرچ کرو گے وہ تم پورا پورا بھر پاؤ گے اور تم پر کسی طرح
تُظْلَمُوْنَ ۝۶۰ وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَ
ظلم نہیں کیا جائیگا۔ اور اگر یہ کفار صلح کی طرف مائل ہوں۔ تو تم بھی اس
تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۶۱
کی طرف مائل ہو۔ اور خدا پر بھروسہ رکھو۔ (کیونکہ) وہ بیشک (سب کچھ) سنتا جانتا ہے

جو عہد کا پابند ہو تم بھی اس کی پابندی کرو

اگر کفار صلح پر آمادہ ہوں تو تم بھی تیار ہو جاؤ

وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ

اور اگر وہ لوگ تمھیں فریب دینا چاہتے ہیں تو (کچھ پروا نہیں) خدا تو تمہارے واسطے یقینی کافی ہے

هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۙ﴿۶۲﴾

(اے رسولؐ) وہی تو وہ خدا ہے جس نے اپنی خاص[1] مدد اور مومنین سے تمہاری تائید کی

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ

اور اسی نے ان مسلمانوں کے دلوں میں باہم ایسی الفت پیدا کر دی کہ اگر تم جو کچھ بھی زمین میں ہے سب کا

جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ

سب خرچ کر ڈالتے تو بھی ان کے دلوں میں ایسی الفت پیدا نہ کر سکتے مگر خدا ہی تھا

بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ

جس نے ان میں باہم الفت پیدا کی بیشک وہ زبردست حکمت والا ہے۔ اے رسولؐ

حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾

تم کو بس خدا اور جو مومنین تمہارے تابع فرمان ہیں کافی ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ

اے رسولؐ تم مومنین کو جہاد کے واسطے آمادہ کرو (وہ گھبرائیں نہیں خدا ان سے وعدہ کرتا ہے)

اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا

کہ اگر تم لوگوں میں سے ثابت قدم رہنے والے بیس بھی ہوں گے۔ تو دو سو (کافروں)

مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا

پر غالب آجائیں گے۔ اور اگر تم لوگوں میں سے (ایسے سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر

اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

غالب آجائیں گے۔ اس سبب سے کہ یہ لوگ ناسمجھ ہیں) اب خدا نے تم سے

يَفْقَهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ

(اپنے حکم کی سختی میں) تخفیف کر دی اور دیکھ لیا کہ تم

حضرت علیؑ کی مدد کی شہادت

[1] ابن عساکر نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے۔ قال مکتوب علی العرش لا الٰہ الا اللہ انا وحدہ لا شریک لی محمد عبدی ورسولی ایدتہ بعلی وذلک قولہ ھو الذی ایدک بنصرہ وبالمومنین۔ کہ عرش رسولؐ نے فرمایا کہ عرش پر لکھا ہوا ہے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں یکتا ہوں میرا کوئی شریک نہیں محمدؐ میرا بندہ اور میرا رسولؐ ہے میں نے اسکی علیؑ سے مدد کی۔ اور یہی مطلب ھو الذی ایدک الخ کا ہے دیکھو در منثور مولانا جلال الدین سیوطی جلد سوم صفحہ ۱۹۹ سطر ۱۹ مطبوعہ مصر۔ اور یہی روایت ابن عدی وابن عساکر نے انس سے بھی کی ہے۔ اور کتاب زین الفتی میں بھی مذکور ہے۔ ۱۲

عَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ؕ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ

میں یقیناً کمزوری ہے۔ تو اگر تم لوگوں میں سے ثابت قدم رہنے والے

صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ

سو ہوں گے تو دو سو (کافروں) پر غالب رہیں گے اور اگر تم لوگوں میں سے (ایسے) ایکہزار

يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۶۶﴾

ہونگے تو خدا کے حکم سے دو ہزار (کافروں) پر غالب رہینگے اور (جنگ کی تکلیفوں کو) جانیوالوں کا خدا ساتھی ہے

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى

کوئی نبی جبتک کہ روئے زمین پر (کافروں کا) خون نہ بہائے اسکے یہاں قیدیوں کا

يُثْخِنَ فِى الْاَرْضِ ؕ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ۖ

رہنا مناسب نہیں۔ تم لوگ تو دنیا کے ساز و سامان کے خواہاں ہو۔

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۷﴾ لَوْلَا

اور خدا (تمہارے لئے) آخرت (کی بھلائی) کا خواہاں ہے۔ اور خدا زبردست حکمت والا ہے۔ اور اگر

كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ

خدا کی طرف سے پہلے ہی (اسکی معافی کا حکم نہ آچکا ہوتا تو تمنے جو بدر کے قیدیوں کے چھوڑ دینے کا بدلہ لیا تھا اسکی سزا میں تم پر بڑا

عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ

عذاب نازل ہو کر رہتا۔ تو (خیر جو ہوا سو ہوا اب تم نے جو مال غنیمت لے حاصل کیا ہے اسے کھاؤ

اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۹﴾ يٰٓاَيُّهَا

(وہ تمہارے لئے) حلال طیب ہے۔ اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اے رسول

النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنْ فِيْٓ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰٓى ۙ

جو قیدی تمہارے قبضہ میں ہیں اُن سے کہہ دو کہ اگر خدا تمہارے دلوں میں

اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا

نیکی دیکھے گا، تو جو (مال) تم سے چھین لیا گیا ہے اس سے کہیں بہتر تمہیں عطا فرمائے گا۔

لہ ملا عبدالرزاق محدث حنبلی نے اپنی کتاب عبر الخالدین میں روایت کی ہے کہ یہ آیت خاص حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی۔ دیکھو کشف الغمہ ۱۲

لہ جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں رسول نے اصحاب سے مشورہ کیا حضرت ابوبکر نے کہا یہ لوگ آپ کی قوم کے ہیں اور رشتہ دار ہیں ان کو فدیہ لیکر چھوڑ دیجئے حضرت عمر نے کہا یہ لوگ مشرکوں کے پیشوا ہیں انہوں نے آپ کو شہر بدر کیا ہے ان پر رحم مناسب نہیں حکم دیجئے کہ سب کی گردن ماری جائے عباس کو میرے حوالے کر دو عقیل کو علی کے حوالے ہاللہ القیاس۔ اللہ رے جوش ایمان۔ سعد بن معاذ نے کہا ان سب کو ایک گڑھے میں ڈال کر اوپر سے کوڑا رکھ کر آگ لگا دیجئے حضرت رسول نے فرمایا تین حال سے خالی نہیں یا یہ لوگ فدیہ دیں یا اسلام قبول کریں یا قتل کئے جائیں۔ مگر کچھ اصحاب نے فدیہ لے کر سب کو چھوڑ دیا اور کسی کو قتل نہ کیا دوسرے روز حضرت رسول کو دیکھا کہ وہ بہت رنجیدہ بیٹھے ہیں حضرت ابوبکر نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی طمع میں فدیہ لینے سے عذاب اتنا قریب تھا جیسے یہ درخت اسی بناء پر خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲ سلطانی

لہ تمام قیدیوں سے چالیس چالیس اوقیہ سونے کا لیا اور حضرت عباس سے ستر اوقیہ اور ایک اوقیہ پونے تین تولہ کا ہوتا ہے۔ کفار قریش کے ساتھ جب حضرت عباس بھی مکہ سے چلے تو سونے کے چالیس اوقیہ اپنے پاس رکھ لئے تھے اور باقی مال کی اپنی بیوی سے وصیت کر آئے تھے غرض وہ ستر اوقیہ تو مال غنیمت میں گئے جب فدیہ دینے کی باری آئی تو حضرت عقیل اور نوفل بن حرث بن عبدالمطلب کا فدیہ بھی ان ہی سے مانگا گیا حضرت عباس نے کہا اے محمد میں تو مسلمان ہو چکا تھا یہ کفار مجھے زبردستی لے آئے آپ نے فرمایا جو کچھ ہو آپ کے دل کا حال تو خدا ہی جانتا ہے (باقی بر ۲۹۶)

حضرت عباس کا اسلام

مِّمَّآ اُخِذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور تمہیں بخش بھی دے گا۔ اور خدا تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ

اور اگر یہ لوگ تم سے فریب کرنا چاہتے ہیں تو خدا سے پہلے ہی فریب کر چکے ہیں تو (اس کی سزا میں)

فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

خدا نے ان پر تمہیں قابو دیدیا اور خدا تو بڑا واقف کار حکمت والا ہے۔ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا

وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ

اور ہجرت کی اور اپنے اپنے جان و مال سے خدا کی راہ میں جہاد کیا اور جن لوگوں نے (ہجرت کرنے

اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ

والوں کو) جگہ دی اور (ہر طرح) ان کی خبر گیری کی۔ یہی لوگ ایک[۱] دوسرے کے (باہم) سرپرست

بَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ

و دوست ہیں۔ اور جن لوگوں نے ایمان تو قبول کیا اور ہجرت نہیں کی تو تم لوگوں کو ان کی سرپرستی سے کچھ

وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ

سروکار نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت اختیار کریں اور (ہاں مگر) دینی امر میں تم سے مدد

فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ

کے خواہاں ہوں تو تم پر (ان کی) مدد کرنی لازم و واجب ہے مگر ان لوگوں کے مقابلہ میں نہیں

بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

جن میں اور تم میں باہم (صلح کا) عہد و پیمان ہے۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا (سبکو) دیکھ رہا ہے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۗ اِلَّا

اور جو لوگ کافر ہیں وہ بھی (باہم) ایک دوسرے کے سرپرست ہیں۔ اگر تم (اس طرح) مدد

تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ ۝

نہ کروگے تو روئے زمین پر فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد ہوگا۔

(بقیہ از ص ۲۹۵) جانتا ہے فدیہ دینا ہوگا۔ عباس نے کہا اچھا تو میرے تو اوقیہ مسلمانوں نے لے لئے ہیں انہی کو فدیہ سمجھو۔ آپ نے فرمایا وہ تو مال غنیمت تھا اور فدیہ میں شمار نہیں ہو سکتا عباس بولے میں اتنا مال کہاں سے لاؤں کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارا چچا اس بڑھاپے میں دروازے دروازے بھیک مانگے آپ نے فرمایا وہ مال کہاں ہے جو مکہ سے چلتے وقت اپنی بیوی کے سپرد کر آئے تھے۔ عباس بولے میں تو اس کام کو بہت پوشیدہ کر آیا تھا اور میرے سوا کسی کو معلوم نہیں تھیں کیونکہ معلوم ہوا آپ نے فرمایا مجھے خدا نے بتایا یہ سنکر حضرت عباس کو آپ کی سچائی کا یقین ہو گیا اور فوراً مسلمان ہو گئے۔ پھر مکہ سے مال لاکر فدیہ ادا کیا۔ ۱۲

[۱] چونکہ فدیہ لینے پر عتاب آیا تھا اس وجہ سے بعض اصحاب کو اس کا حصہ لینے میں تامل ہوا اس وقت خدا نے یہ آیت نازل کی۔ ۱۲ ص ۵ ایک مرتبہ کہیں سے مال آیا تو حضرت رسولؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا لے چچا چادر بچھائیے اور جتنا جی چاہے لیجئے۔ یہ وہ وعدہ ہے کہ جو خدا نے فرمایا تھا کہ اگر تمہارے دل دیکھے گا تو اس سے بہتر عطا کرے گا۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا)

[۱] جب آپ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو مہاجرین و انصار میں باہم ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا اور باہم ایک دوسرے کے وارث بھی ہوتے جب آیہ اولوالارحام نازل ہوا تو یہ وراثت موقوف ہوئی۔ ۱۲

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ

اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا[1] اور ہجرت کی اور خدا کی راہ میں لڑے بھڑے اور جن

اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ

لوگوں نے (ایسے نازک وقت میں مہاجرین کو) جگہ دی اور (انکی) ہر طرح کی خبر گیری کی یہی لوگ

حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

سچے ایماندار ہیں۔ انہی کے واسطے مغفرت اور عزت (آبرو والی روزی ہے۔ اور جن لوگوں نے (صلح

مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ

حدیبیہ کے) بعد ایمان قبول کیا اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ ملکر جہاد کیا وہ لوگ بھی تمہیں میں

مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ

سے ہیں اور صاحبان قرابت خدا کی کتاب میں باہم ایک دوسرے کے (بہ نسبت اوروں کے)

فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

زیادہ حقدار ہیں بے شک خدا ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

(۹) سُوْرَةُ التَّوْبَةِ مَدَنِيَّةٌ (۱۱۳)

اٰیاتها ۱۲۹ رکوعاتها ۱۶

سورۂ توبہ[2] مدینہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو انتیس آیتیں اور سولہ رکوع ہیں

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ

(اے مسلمانو[3]) جن مشرکوں سے تم لوگوں نے (صلح کا) عہد و پیمان کیا تھا اب خدا اور اس کے رسول

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ اَرْبَعَةَ

کی طرف سے ان سے (یکدم) بیزاری ہے پھر تو (اے مشرکو) بس تم چار مہینے (ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم، رجب) تو

اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ

(چین سے بیخطر) روئے زمین میں سیر و سیاحت کر لو اور یہ سمجھے رہو کہ تم (کسی طرح) خدا کو عاجز نہیں کر سکتے

مُخْزِي الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ

اور یہ بھی کہ خدا کافروں کو ضرور رسوا کر کے رہے گا۔ اور خدا اور اس کے رسول کی طرف سے

[1] یہ آیت اور اس کے قبل کی آیت بھی مہاجرین و انصار کی تعریف میں نازل ہوئی ہے اور اس میں شک بھی نہیں کہ ان میں سے اکثر ایسے ہی تھے اور بعض تو اولیاء کاملین سے تھے۔ مگر کچھ ایسے بھی تھے جو رسول اللہ کی وفات کے بعد اپنے عہد پر قائم نہ رہے اور آل رسول سے بری طرح پیش آئے اور یہ جو بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ چار پانچ کے سوا کوئی اچھا نہ تھا اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے جان و مال، آبرو و عزت کی کچھ بھی پرواہ نہ کر کے اہلبیت کا ساتھ نہ دینے والے چار پانچ تھے ورنہ بہت سے لوگ اصحاب رسول سے خوش صفات اور صاحب ایمان تھے مگر آبرو یا جان و مال یا اولاد کے خوف سے کچھ بول نہ سکتے تھے اور جب موقع خالی پاتے تو بولتے بھی تھے۔ واللہ اعلم ۱۲ ۵۲

اس سورۃ کے بعض اخلاقی و تمدنی نتیجے یہ ہیں، حضرت علیؓ کی فضیلت، مشرکین سے بیزاری، جو مشرکین عہد نہ توڑیں تم بھی باقی رکھو، مشرکین تمہیں پناہ مانگیں تو دو، مشرک مومنین بھائی بھائی ہیں، کفار کے پیشواؤں سے لڑو، غائبانہ کسی آبادی پر مشرک کا کام نہیں، حضرت علیؓ، حمزہؓ، عباسؓ کے مناظرہ کا فیصلہ، جنگ حنین کا قصہ، غرور کی برائی، مشرکین نجس العین ہیں، حضرت مہدیؑ کی نسبت پیشینگوئی، زکوٰۃ نہ دینے کی مذمت، مہینے سے سال کے بارہ مہینے ہیں، حرمت کے چار مہینے ہیں، جنگ تبوک کا قصہ، منافقوں کی حالت، حضرت علیؓ کی نیابت حج کی نسبت پیشینگوئی، منافقین کے تذکرے، مومنین باہم دست ہیں، خدا کی خوشنودی سے بالاتر ہے، ثعلبہ بن حاطب کا قصہ، منافقین ہرگز نہ بخشے جائیں گے، عبداللہ ابن ابی کی نماز جنازہ، صحرائی عرب کے کافر ہیں، بعض صحرائی عرب ایماندار ہیں (باقی بر صفحہ ۲۹۸)

إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ

حج اکبر کے دن (تم) لوگوں کو منادی کی جاتی ہے کہ خدا اور اس کا رسول مشرکوں سے بیزار

الْمُشْرِكِينَ ۙ وَرَسُولُهُ ۚ فَإِن تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَإِن

(اور الگ) ہے تو (مشرکو) اگر تم لوگوں نے (اب بھی) توبہ کی تو تمہارے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر

تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ۗ وَبَشِّرِ

تم لوگوں نے (اس سے بھی) منہ موڑا تو سمجھ لو کہ تم لوگ خدا کو ہرگز عاجز نہیں کر سکتے۔ اور جن لوگوں نے

الَّذِينَ كَفَرُوا بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدتُّم

کفر اختیار کیا انکو دردناک عذاب کی خوشخبری دے دو۔ مگر (ہاں) جن مشرکوں سے تم نے عہد و پیمان

مِّنَ الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ لَمْ يَنقُصُوكُمْ شَيْئًا وَلَمْ يُظَاهِرُوا

کیا تھا پھر ان لوگوں نے کبھی کچھ تم سے (وفاء عہد میں) کمی نہیں کی اور نہ تمہارے مقابلہ میں کسی کی

عَلَيْكُمْ أَحَدًا فَأَتِمُّوا إِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ إِلَىٰ مُدَّتِهِمْ ۚ

مدد کی تو ان کے عہد و پیمان کو جتنی مدت کے واسطے مقرر کیا ہے پورا کر دو خدا پرہیزگاروں

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ ۝ فَإِذَا انسَلَخَ الْأَشْهُرُ

کو یقیناً دوست رکھتا ہے۔ پھر جب حرمت کے (چاروں) مہینے گزر جائیں تو مشرکوں

الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدتُّمُوهُمْ وَ

کو جہاں پاؤ (بے تامل) قتل کر دو اور ان کو گرفتار کر لو اور ان کو قید کرو اور

خُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ

ہر گھات کی جگہ میں ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ لوگ (اب بھی شرک سے) باز

فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا

آئیں اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو (ان سے تعرض

سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ وَإِنْ أَحَدٌ

نہ کرو) بیشک خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور (اے رسول) اگر مشرکین میں سے

(بقیہ از ص ۲۹۷) سابقین اولین، اوس وغیرہ کا قصہ، مسجد حرام کا قصہ، مسجد قبا کی مدح، مومنین کی جانیں خدا نے خریدلی ہیں، کعب بن مالک وغیرہ کی توبہ، منافقین کون ہیں، علم دین سیکھنے کا حکم، رسول کی مدح و ثناء وغیرہ۔ ۱۲ منہ۔ بعض احادیث میں ہے کہ چونکہ بسم اللہ میں امان و رحمت ہے اور اس سورۃ میں کفار پر غضب و لعنت کی آیتیں ہیں اس وجہ سے اس میں بسم اللہ نہیں ہے اور نہ کہنا چاہئے۔ ۱۲ منہ۔ حضرت رسول نے اس سورۃ کے شروع کی دس آیتیں حضرت ابوبکر کو دیں اور کچھ آدمیوں کے ساتھ کر کے حکم دیا کہ مکہ میں جا کر کفار و مشرکین کے مجمع عام میں پڑھ کر سنا دو۔ حضرت ابوبکر روانہ ہوئے اسکے بعد حضرت جبرائیل یہ حکم خدا لیکر آئے کہ یہ ہر ایک شخص کا کام نہیں اس کے لئے یا تو تم خود جاؤ یا جو شخص تم سے ہو اس کو بھیجو آپ نے فوراً حضرت علیؑ کو اپنے ناقہ پر سوار کر کے روانہ کیا اور حکم دیا کہ ان آیتوں کو ابوبکر سے لیکر تم خود پڑھ کر سنا دو اور ابوبکر کو واپس کر دو حضرت ابوبکر واپس آئے اور پوچھا کیا میرے بارے میں کوئی حکم آیا فرمایا نہیں بلکہ ایسا حکم آیا۔ غرض حضرت علیؑ روانہ ہوئے اور جمرۂ عقبہ کے نزدیک کھڑے ہو کر فرمایا لوگو میں رسول خدا کا رسول ہوں اس کے بعد بہت بیبا کی سے وہ آیتیں پڑھ دیں دیکھو در منثور جلد ۳ صفحہ ۲۰۹، مطبوعہ مصر۔ اور اس کے تمام شیعہ سنی بالاتفاق قائل ہیں اور کسی کو اختلاف نہیں چنانچہ علامہ ابن ابی الحدید معتزلی تعریفاً جناب امیرؑ کی مدح میں کہتے ہیں ولا کان معزولا عداۃ برائۃ ولا فی صلوۃ ام فیہما موخرا اور تفسیر معالم التنزیل و منثور مسند امام احمد ابن حنبل اور تفسیر کواشی، ترمذی، نسائی، دار قطنی بیہقی وغیرہ میں بھی یہ روایت مندرج ہے۔ ۱۲ (حاشیہ صفحہ ھذا)

لہ عام لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ جب جمعہ کے دن حج ہو تو حج اکبر کہتے ہیں مگر شریعت میں اس کی کوئی اصلیت نہیں بلکہ ہر حج حج اکبر ہے کیونکہ عمرہ کو حج اصغر کہتے ہیں اور چونکہ اس سال تمام (بقیہ ص ۲۹۹)

مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ

لہ کوئی تم سے پناہ مانگے تو اس کو پناہ دو یہاں تک کہ وہ خدا کا کلام سُن لے۔ پھر

كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا

اسے اس کے امن کی جگہ واپس پہنچا دو۔ یہ اس وجہ سے کہ یہ لوگ

يَعْلَمُوْنَ ۝ ع كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ

نادان ہیں۔ (جب) مشرکین (نے خود عہد شکنی کی تو ان) کا کوئی عہد و پیمان خدا کے نزدیک اور اسکے

اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ

رسولؐ کے نزدیک کیونکر (قائم رہ سکتا ہے مگر جن لوگوں سے تم نے خانہ کعبہ کے پاس معاہدہ کیا تھا تو

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا

وہ لوگ (اپنا عہد و پیمان) تم سے قائم رکھنا چاہیں تو تم بھی ان سے (اپنا عہد) قائم رکھو بیشک

لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ كَيْفَ وَاِنْ

خدا (بدعہدی سے) پرہیز کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (ان کا عہد) کیونکر (رہ سکتا ہے جب

يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ

(انکی یہ حالت ہے) کہ اگر تم پر غلبہ پا جائیں تو تمہارے بارے میں نہ تو رشتہ ناتے ہی کا لحاظ کرینگے اور نہ اپنے قول و

يُرْضُوْنَكُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَ

قرار کا۔ یہ لوگ تمہیں اپنی زبانی (جمع خرچ سے) خوش کر دیتے ہیں حالانکہ انکے دل نہیں مانتے اور ان میں

اَكْثَرُهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ۸ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا

کے بہتیرے تو بدچلن ہیں۔ اور ان لوگوں نے خدا کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت

قَلِيْلًا فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا

(دنیاوی فائدے) حاصل کرکے (لوگوں کو) اسکی راہ سے روک دیا۔ بیشک یہ لوگ جو کچھ بھی کرتے تھے بہت

يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا

ہی برا ہے۔ یہ لوگ کسی مومن کے بارے میں نہ تو رشتہ ناتہ ہی کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ قول و قرار کا

(بقیہ از ص ۲۹۸) مشرکین اور چند مسلمانوں نے حج کیا تھا اور بڑا مجمع تھا اس وجہ سے حج اکبر کہا کیونکہ اس سال کے بعد مشرکین نے حج کرنا چھوڑ دیا ۱۲ حاشیہ صفحہ ہذا

لہ سبحان اللہ کیا رحم و کرم ہے اور کیسی اچھی تعلیم ہے کہ اگر مشرک بھی تمہارے پناہ میں آجائے تو اُسے پناہ دو۔ اور بحفاظت اس کے گھر تک پہنچا دو تاکہ تم کو کوئی خائن یا دغاباز نہ سمجھے ۱۲۔

اگر مشرک بھی پناہ مانگے تو دو۔

ذِمَّةً ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ﴿١٠﴾ فَإِنْ تَابُوا

اور (واقعی) یہی لوگ زیادتی کرتے ہیں۔ تو اگر (اب بھی شرک سے) توبہ کریں

وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي

اور نماز پڑھنے لگیں اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے دینی بھائی ہیں اور ہم اپنی آیتوں کو

الدِّينِ ۗ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿١١﴾ وَ

واقف کار لوگوں کے واسطے تفصیلاً بیان کرتے ہیں۔ اور اگر یہ

إِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا

لوگ عہد کر چکنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں تم کو طعنہ دیں تو تم

فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ إِنَّهُمْ لَا

کفر کے سرآوردہ لوگوں سے خوب لڑائی کرو[1] ان کی قسموں کا ہرگز کوئی

أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ ﴿١٢﴾ أَلَا تُقَاتِلُونَ

اعتبار نہیں تاکہ یہ لوگ (اپنی شرارت سے) باز آئیں۔ (مسلمانو) بھلا تم ان لوگوں سے

قَوْمًا نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوا بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ

کیوں نہیں لڑتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور رسولؐ کا نکال باہر کرنا

وَهُمْ بَدَءُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ أَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللَّهُ

(اپنے دل میں) ٹھان لیا تھا اور تم سے پہلے پہل چھیڑ بھی انہوں ہی نے شروع کی تھی۔ کیا

أَحَقُّ أَنْ تَخْشَوْهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾

تم ان سے ڈرتے ہو۔ تو اگر تم سچے ایماندار ہو تو خدا اُن سے کہیں بڑھ کر تمہارے ڈرنے کے قابل ہے

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَ

ان سے (بیخوف وخطر) لڑو) خدا تمہارے ہاتھوں سے ان کی سزا کریگا۔ اور انہیں رسوا کریگا اور تمہیں

يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ﴿١٤﴾

ان پر فتح عطا کریگا۔ اور ایماندار لوگوں کے کلیجے ٹھنڈے کریگا اور ان مومنین کے دل کی کدورتیں

سب مومنین باہم بھائی ہیں

کفر کے پیشواؤں سے لڑو

[1] ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آئمہ کفر سے ابوسفیان حارث سہل اور عکرمہ مراد ہیں اور حذیفہ سے روایت ہے کہ یہ لوگ ابھی ظاہر نہیں ہوئے اور ان سے ایک ولی خدا (مہدی) گا۔ اسی بناء پر جنگ جمل میں حضرت علیؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ قسم ناکثین بیعت کے توڑنے والوں اہل جمل اور قاسطین عدول کرنے والوں اہل صفین اور مارقین خوارج اہل نہروان سے جنگ کروگے۔ ۱۲

وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ

جو (کفار سے) پہونچی ہیں دفع کردیگا اور خدا جس کی چاہے توبہ قبول کرے

يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۵ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا

اور خدا بڑا واقف کار ہے (اور) حکمت والا ہے۔ کیا تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ تم (یونہی) چھوڑ دیئے جاؤ

وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا

گے اور ابھی تک تو خدا نے ان لوگوں کو ممتاز کیا ہی نہیں جو تم میں کے (راہِ خدا میں) جہاد کرتے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ؕ

ہیں اور خدا اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے سوا کسی کو اپنا رازدار دوست نہیں بناتے اور جو کچھ

وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۶ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ

بھی تم کرتے ہو خدا اس سے بھی باخبر ہے۔ مشرکین[1] کا یہ کام نہیں کہ جب وہ اپنے کفر کا

يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ

خود اقرار کرتے ہیں تو خدا کی مسجدوں کو (جاکر) آباد کریں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کا کیا کرایا

اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۖۚ وَفِى النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۱۷

سب اکارت ہوا۔ اور یہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

خدا کی مسجدوں کو بس صرف وہی شخص (جاکر) آباد کر سکتا ہے جو خدا اور روز آخرت پر ایمان

الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ

لائے اور نماز پڑھا کرے اور زکوٰۃ دیتا رہے اور خدا کے سوا (اور)

اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۸

کسی سے نہ ڈرے تو عنقریب یہی لوگ ہدایت یافتہ لوگوں سے ہو جائیں گے۔

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

کیا تم[2] لوگوں نے حاجیوں کی سقائی اور مسجد الحرام (خانہ کعبہ) کی آبادی کو اس شخص کے

[1] ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت عباس وغیرہ جنگ بدر میں مقید ہو کر آئے تو اور مومنین نے دوسرے قیدیوں کی اور حضرت علیؑ نے حضرت عباس کی سرزنش کی کہ تم نے قطع رحم کیا اور اپنے بھتیجے سے لڑنے آئے اس پر حضرت عباس بولے تم ہماری برائیوں کو گنتے ہو اور نیکیوں کو خیال نہیں کرتے آپ نے پوچھا نیکیاں کیا ہیں کہنے لگے ہم مسجد الحرام کو آباد رکھتے خانہ کعبہ کی تنظیم کرتے حاجیوں کو پانی پلاتے قیدیوں کو رہا کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی۔ ۱۲ منہ

[2] ایک دن حضرت عباس اور حضرت طلحہ بن شیبہ باہم فخر کر رہے تھے اور ہر ایک اپنے کو دوسرے سے افضل کہہ رہا تھا طلحہ نے کہا میں تم سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوں کیونکہ خانہ کعبہ کی کنجی میرے پاس ہے گویا میں اس کا مالک ہوں حضرت عباس بولے میں تم سے افضل ہوں کیونکہ میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں اتنے میں حضرت علیؑ کا گزر ہوا آپ نے فرمایا میں تم دونوں سے افضل ہوں کیونکہ میں نے تمام عالم سے پہلے رسولؐ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایمان لا کر خدا کی راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ یہ تینوں جھگڑتے ہوئے حضرت رسولؐ کی خدمت میں پہنچے اور فیصلہ کے خواستگار ہوئے اس وقت یہ آیت اجعلتم سے اجر عظیم تک نازل ہوئی اور خدا نے سمجھا دیا کہ حضرت علیؑ سب سے افضل ہیں دیکھو تفسیر فرقہ شیعہ صفحہ ۲۱۹ طبع اول اس آیت کو بہت سے لوگوں نے مثل واحدی وغیرہ کے نقل کیا ہے۔ ۱۲

كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ

ہمسر بنا دیا ہے جو خدا اور روزِ آخرت پر ایمان لایا اور خدا کی راہ میں جہاد کیا

سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا

خدا کے نزدیک تو یہ لوگ برابر نہیں ہیں اور خدا ظالم لوگوں کی ہدایت

يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٩ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

نہیں کرتا ہے۔ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا ہے اور (خدا کے لئے)

هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ

ہجرت اختیار کی اور اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد کیا وہ

وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

لوگ خدا کے نزدیک درجہ میں کہیں بڑھ کر ہیں۔ اور یہی لوگ (اعلےٰ درجہ پر) فائز ہونے

الْفَآئِزُوْنَ ۝٢٠ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ

والے ہیں۔ ان کا پروردگار ان کو اپنی مہربانی اور خوشنودی اور ایسے (ہرے بھرے)

رِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝٢١

باغوں کی خوشخبری دیتا ہے جس میں ان کے لئے دائمی عیش (و آرام) ہوگا،

خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝٢٢

اور یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ ابدالآباد تک رہیں گے۔ بیشک خدا کے پاس تو بڑا اجر (و ثواب) ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ

اے ایمانداروں اگر تمہارے (ماں) باپ اور تمہارے (بہن) بھائی ایمان کے مقابلہ میں کفر

اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ

کو ترجیح دیتے ہوں تو تم ان کو (اپنا) خیرخواہ نہ سمجھو اور تم میں جو شخص

مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٣

ان سے اُلفت رکھے گا تو یہی لوگ ظالم ہیں۔ (اے رسولؐ) تم

وقف لازم

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ

کہہ دو لہ کہ تمہارے باپ دادا اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی بند اور تمہاری

اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا

بیویاں اور تمہارے کنبہ والے اور وہ مال جو تم نے کما کے رکھ چھوڑے ہیں

وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ

اور وہ تجارت کہ جسکے مندا پڑ جانیکا تمہیں اندیشہ ہے اور وہ مکانات جنہیں تم پسند

اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ

کرتے ہو اگر تمہیں خدا سے اور اس کے رسولؐ سے اور اسکی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ

سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ

عزیز ہیں تو تم ذرا ٹھہرو یہانتک کہ خدا اپنا حکم (عذاب) موجود کرے اور خدا

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۴﴾ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ

نافرمان لوگوں کی ہدایت نہیں کرتا۔ (مسلمانو) خدا نے تمہاری بہتیرے مقامات

فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ

پر (غیبی) امداد کی اور (خاصکر) جنگِ حنین لہ کے دن جب تمہیں اپنی کثرت (تعداد)

كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ

نے مغرور کر دیا تھا پھر وہ کثرت تمہیں کچھ بھی کام نہ آئی اور (تم ایسے گھبرائے کہ)

الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

زمین باوجود اس وسعت کے تم پر تنگ ہوگئی تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے۔ تب خدا نے

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى

اپنے رسولؐ پر اور مومنین پر اپنی (طرف سے) تسکین نازل فرمائی اور (رسولؐ کی

الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَ

خاطر سے) فرشتوں کے لشکر بھیجے جنہیں تم دیکھتے بھی نہیں تھے اور

لہ یہ حکم اگرچہ ابتدا میں مسلمانوں پر بہت شاق ہوا لیکن اگر ایسا نہ کیا جاتا تو مسلمانوں کی جماعت بھی قائم نہ ہوتی اور آخر یہی ہوا کہ چند ہی روز میں مسلمان ثابت قدم رہے اور تھوڑے دنوں تک تکلیف اٹھائی کر پھر گروہ کے گروہ کفار مسلمان ہوگئے ۱۲ لہ مکہ اور طائف کے درمیان ایک میدان کا نام حنین ہے فتح مکہ کے بعد حضرت رسولؐ کو یہ خبر ملی کہ ہوازن (ثقیف) کے عرب کفار مسلمانوں سے لڑنے کے واسطے حنین میں لشکر جمع کر رہے ہیں آپ نے بھی بارہ ہزار مہاجرین و انصار اور دو ہزار مکہ کے مسلمانوں کو ساتھ لے کر ان پر چڑھائی کی کفار کی طرف عورتوں بچوں اور جانور کے علاوہ لڑنے والے چالیس ہزار آدمی تھے اور ان کا سردار مالک بن عوف نضری تھا حضرت ابوبکر کو اپنی کثرت کفار کی قلت پر بڑا غرہ تھا کہ یہاں تو ہماری فتح یقینی ہے مگر غرہ تھا توکل کے خلاف۔ خدا کو برا معلوم ہوا آخر نتیجہ یہ ہوا کہ جب دونوں لشکروں میں مقابلہ ہوا تو کفار کے قدم اکھڑ گئے اور مسلمان لوٹ میں مشغول ہوگئے اس پر کفار کو غیرت آئی ایک نے دوسرے کو کہا جاتے کہاں ہو تمہاری عورتوں کو مسلمان قید کر رہے ہیں اور پھر کبھی نہ چھوڑیں گے یہ سنکر سب یکبارگی پلٹ پڑے مسلمان لوٹ میں مشغول تھے اچانک جو ان پر حملہ ہوگیا تو گھبرا گئے اور سب کے سب بھاگ کھڑے ہوئے صرف دس آدمی حضرت رسولؐ کے پاس رہ گئے تھے حضرت علیؓ، عباس، ابوسفیان، نوفل، فضل بن عباس، ربیعہ، عبداللہ بن زبیر، عتبہ، معتب پسران ابولہب، ایمن حضرت علیؓ حضرت رسولؐ کے آگے آگے علم لئے جہاد کر رہے تھے اور فضل و عباس داہنے بائیں تھے رسول اللہ بھاگنے والوں کو بہتیرا پکارتے رہ گئے مگر کسی نے ایک نہ سنی آخر حضرت عباس جو ایک بہت بلند آواز آدمی تھے ایک ٹیلہ پر چڑھ گئے اور بحکم رسولؐ سے آواز دینی شروع کی اے خدا کے بندو ارے او بیعت رضوان کے کرنے والو (باقی برصفحہ ۳۰۳)

عَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ وَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝۳۶

کفار پر عذاب نازل فرمایا۔ اور کافروں کی یہی سزا ہے۔

ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ

پھر اس کے بعد خدا جس کی چاہے توبہ قبول کرے لہ اور

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۷ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا

خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اے ایمانداروں مشرکین تو لہ نرے نجس ہیں

الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ

تو اب وہ اس سال کے بعد مسجد الحرام (خانہ کعبہ) کے پاس پھر نہ پھٹکنے لہ پائیں

عَامِهِمْ هٰذَا ۚ وَاِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ

اور اگر تم (ان کے جدا ہونے میں) فقر و فاقہ لہ سے ڈرتے ہو تو

يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖٓ اِنْ شَاۗءَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ

عنقریب ہی خدا تم کو اگر چاہے گا تو اپنے فضل (و کرم) سے غنی کر دیگا بیشک خدا بڑا

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۳۸ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

واقف کار حکمت والا ہے۔ اہل کتاب میں سے جو لوگ نہ تو (دل سے) خدا ہی پر

بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ

ایمان رکھتے ہیں اور نہ روز آخرت پر اور نہ خدا اور اسکے رسولؐ کی حرام کی ہوئی

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ

چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں اور نہ سچے دین ہی کو اختیار کرتے ہیں

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ

ان لوگوں سے لڑے جاؤ یہاں تک کہ وہ لوگ ذلیل ہو کر

عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝۳۹ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ

(اپنے) ہاتھ سے جزیہ دیں۔ یہود تو یہ کہتے ہیں کہ

(بقیہ صفحہ ۳۰۳) اے سورۃ بقر کے اصحاب! ارے کہاں جاتے ہو رسولؐ یہاں تنہا ہیں پلٹو پھرو جان نہ چراؤ کچھ تو بیعت کا خیال کرو غرض یہ آواز سنتے ہی سب کے سب پلٹے اور دوبارہ کفار پر حملہ آور ہوئے اور حضرت رسول اللہ نے ایک مٹھی خاک اٹھا کر کفار کی طرف پھینکی، اور ان پر بددعا کی فرشتے بھی مدد کو آموجود ہوئے اور مسلمانوں کی فتح ہوئی اور چھ ہزار عورتیں، بچے اور مرد قیدی بنائے جو بیس ہزار اونٹ چار ہزار گائیں اور چالیس ہزار سے زیادہ بکریاں دستبہ غنیمت میں ہاتھ آئے۔ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) لہ اس جنگ کے بعد کچھ لوگ حضرت رسولؐ کی خدمت میں آکر مسلمان ہو گئے تو آپ سے عرض کی آپ تو سب لوگوں سے افضل و بہتر و نیک ہیں۔ ہماری عورتیں بچے ٹوٹ میں آئے ہیں انہیں رہا فرمائیے آپ نے پوچھا کیا تم اپنے مال بھی چاہتے ہو عرض کی نہیں۔ آپ نے سفارش کی اور تمام مجاہدین سے ان کے بال بچے واپس کرا دیئے انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی لہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مشرکین کتے سور کی طرح نجس العین ہیں اور یہی امام حسنؒ کا بھی قول ہے دیکھو تفسیر بیضاوی جلد ۱ صفحہ ۲۸۸۔ اور تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۹۔ مطبوعہ مصر اور امام فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت مشرکین کے نجس العین ہونے کی نص صریح ہے اور اس پر صاف دلالت کرتی ہے کہ مشرکین نجس ہیں اور مسلمان نجس نہیں ہیں مگر کچھ لوگوں کا خیال اس کے برعکس ہے کہ شرک تو ظاہر ہے اور مسلمان حالت جنابت و حدث میں نجس ہے اور مشرکین کے اعضا کا استعمال کیا ہوا پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے اور مسلمانوں کے اعضا کا استعمال کیا ہوا پانی نجس ہے اور یہ ایک بہت ہی عجیب و غریب بات ہے دیکھو تفسیر کبیر جلد ۴ مطبوعہ مصر صفحہ ۵۳۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ مشرکین کو صرف مسجد میں جانے سے روکا ہے اور چیزیں ان کی نجس نہیں بلکہ جس طرح یہاں بولا جاتا ہے کہ دیکھو یہ نجس ہے اس کو ہاتھ نہ لگانا اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ صرف ہاتھ نہ لگانا بلکہ تمام مصارف کی ممانعت نکلتی ہے اس طرح یہاں بھی لہ جب مشرکین زبانی برعقیدہ

عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ

عزیر خدا کے بیٹے ہیں۔ اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح (علیہ السلام) خدا کے بیٹے ہیں

اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ

یہ تو ان کی بات ہے اور (وہ بھی خود) ان ہی کے منہ سے یہ لوگ بھی ان ہی کا فر (نیکی) سی

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى

باتیں بنانے لگے جو ان سے پہلے (گزر چکے) ہیں خدا ان کو قتل (تہس نہس) کرے۔

يُؤْفَكُوْنَ ۝٣٠ اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا

(دیکھو تو) کہاں (سے کہاں) بھٹکے جا رہے ہیں۔ ان لوگوں نے تو اپنے خدا کو چھوڑ کر اپنے

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا

عالموں کو اور اپنے زاہدوں کو اور مریمؑ کے بیٹے مسیحؑ کو اپنا پروردگار بنا ڈالا حالانکہ انہیں

لِيَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا

سوا اسکے اور حکم ہی نہیں دیا گیا کہ خدائے یکتا کی عبادت کریں۔ اسکے سوا (اور) کوئی قابل پرستش نہیں

يُشْرِكُوْنَ ۝٣١ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ

جس چیز کو یہ لوگ اس کا شریک بناتے ہیں وہ اس سے پاک و پاکیزہ ہے یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے

وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝٣٢

(پھونک مار کر) خدا کے نور کو بجھا دیں اور خدا اسکے سوا کچھ مانتا ہی نہیں کہ اپنے نور کو پورا کر ہی کے رہے اگرچہ کافر برا مانا

هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

کریں وہی تو وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ (مبعوث کرکے)

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝٣٣ يٰۤاَيُّهَا

بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکین برا مانا کریں۔ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ

ایمانداروں اس میں شک نہیں کہ (یہود و نصاریٰ) کے بہتیرے عالم زاہد لوگوں کے مال

(بقیہ صفحہ ٣٠٤) کی نجاست اور مسجدیں آنے کی ممانعت کا حکم آیا تو کچھ مسلمان گھبرائے اور حضرتؐ سے عرض کی جب وہ لوگ حج میں نہ آئیں گے اور غلہ نہ لائیں گے تو ہماری تجارت جاتی رہے گی اور ہم پر تنگی ہوگی اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی ١٢ (حاشیہ صفحہ ہذا) اس زمانہ کے بہتیرے مسلمانوں کی حالت یہی ہے کہ خدا اور رسولؐ اور ان کے سچے خلفاء کو چھوڑ کر خدا جانے کس کس کو پوجنے لگے۔ ان کو اس آیت سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے ١٢ یہ آیت قرآن مجید میں کئی جگہ وارد ہوئی ہے فصول مہمہ میں اس آیت کی تفسیر میں سعد بن جبیر سے روایت ہے کہ اس سے مراد مہدیؑ ہیں جو اولاد حضرت فاطمہؑ سے ہونگے۔ اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو تفسیر کبیر اور درِ منثور وغیرہ میں سعید ابن منصور کر ابن منذر اور بیہقی نے اپنے اپنے سنن میں حضرت جابر سے اور عبد بن حمید اور ابو الشیخ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ وہ اسی وقت ہوگا جب اسلام کے سوا نہ کوئی نصرانی رہے گا نہ یہودی نہ اور مذہب والا اور اس وقت بکری بھیڑیئے سے نڈر ہوگی اور گائے شیر سے بیخوف اور انسان سانپ سے مطمئن۔ نہ چوہے کو تھیلی کاٹنے کی مجال ہوگی اور نہ اس زمانہ میں جزیہ کا گزر ہوگا بلکہ یا اسلام یا قتل صلیب توڑ ڈالی جائیگی اور سور مار ڈالے جائیں گے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے نازل ہوں گے۔ دیکھو تفسیر درِ منثور جلد ٣ صفحہ ٢٣١ سطر ٢٥، ٣١ تفسیر کبیر اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا نزول اسی وقت ہوگا جب امام آخر الزمان حضرت مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے۔ ١٢ ١٢ ١٢

لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ

ناحق (ناحق) چکھ جاتے ہیں اور (لوگوں کو) خدا کی راہ سے روکتے ہیں

سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَ

اور جو لوگ سونا اور چاندی[1] جمع کرتے جاتے ہیں اس کو خدا کی راہ میں

لَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣٤﴾

خرچ نہیں کرتے تو (اے رسول) ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ

جس دن وہ (سونا چاندی) جہنم کی آگ میں گرم (اور لال) کیا جائیگا پھر اس سے انکی

وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ

پیشانیاں اور ان کے پہلو اور ان کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا) یہ وہ

فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ ﴿٣٥﴾ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ

ہے جسے تم نے اپنے لئے (دنیا میں) جمع کر کے رکھا تھا تو اب اپنے جمع کئے کا مزا چکھو اس میں

عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ

تو شک ہی نہیں کہ خدا نے جسدن آسمان و زمین کو پیدا کیا (اسی دن سے) خدا کے نزدیک خدا کی کتاب

السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ۚ ذَٰلِكَ

(لوح محفوظ) میں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہے ان میں سے چار مہینے (ادب و حرمت) کے ہیں۔

الدِّينُ الْقَيِّمُ ۚ فَلَا تَظْلِمُوا فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ ۚ وَقَاتِلُوا

یہی دین سیدھی راہ ہے تو ان چار مہینوں میں تم اپنے اوپر (کشت وخون کر کے) ظلم نہ کرو اور

الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَ

مشرکین جس طرح تم سے سب کے سب مل کر لڑتے ہیں تم بھی اسی طرح سب کے سب مل کر ان سے لڑو۔

اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿٣٦﴾ إِنَّمَا النَّسِيءُ

اور یہ جان لو کہ خدا تو یقیناً پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔ مہینوں[1] کا آگے پیچھے کر دینا بھی

[1] اس میں اگرچہ کوئی تصریح نہیں ہے مگر بظاہر مقصود یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذمت انہی لوگوں کی ہے جو مال تو جمع کریں اور زکوٰۃ و خمس نہ دیں اس کی مذمت میں ایک آیت قبل میں گزر چکی ہے دیکھو ص ۱۸۵ آیت ۱۸۰ سورۃ آل عمران ۴

[1] قمری مہینے تو فصل کے مطابق ہوتے ہیں وہی مہینہ کبھی گرمی میں ہے کبھی جاڑے میں مشرکین جب حرمت کے مہینے لڑائی کے دن میں پڑ جاتے تو انہیں کچھ بڑھا دیتے اسی کی اس آیت میں ممانعت ہے۔ ۱۲

بغیر زکوٰۃ دیئے مال جمع کرنے کی مذمت

ہمیشہ سال کے بعد مہینے ہیں

حرمت کے چار مہینے ہیں۔

زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ

کفر ہی کی زیادتی ہے کہ ان کی بدولت کفار (اور) بہک جاتے ہیں ایک برس تو اسی

عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ

مہینہ کو حلال سمجھ لیتے ہیں۔ اور دوسرے سال اسی مہینہ کو حرام کہتے ہیں تاکہ خدا نے جو

فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَ

(چار مہینے) حرام کئے ہیں ان کی گنتی ہی پوری کرلیں اور خدا کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال کرلیں (انکی

اللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ﴿٣٧﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ع

بُری (بُری) کارستانیاں انہیں بھلی کر دکھائی گئی ہیں اور خدا کافر لوگوں کو منزل مقصود تک نہیں پہنچایا (اے) ایمان دارو

آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ خدا کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلو تو تم (زمین

اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُمْ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا

ہو کے زمین کی طرف جھکے پڑتے ہو۔ کیا تم آخرت کے بہ نسبت دُنیا کی (چند روزہ) زندگی

مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ

کو پسند کرتے ہو۔ تو (سمجھ لو کہ) دُنیاوی زندگی کا ساز و سامان آخرت کے (عیش و آرام کے) مقابلے

إِلَّا قَلِيلٌ ﴿٣٨﴾ إِلَّا تَنْفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَ

میں بہت ہی تھوڑا ہے۔ اگر (اب بھی) تم نہ نکلو گے تو خدا تم پر دردناک عذاب نازل فرمائے گا اور

يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّهُ

(خدا کچھ مجبور تو ہے نہیں) تمہارے بدلے کسی دوسری قوم کو لے آئے گا۔ اور تم اسکا کچھ بھی بگاڑ

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٣٩﴾ إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

نہیں سکتے۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اگر تم اس رسولؐ کی مدد نہ کرو گے تو کچھ پروا نہیں

اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ

خدا مدد گار ہے) اس نے تو اپنے رسولؐ کی اسوقت مدد کی جب اس کو کفار مکہ نے (گھر سے)

ع ۸

۱۰ جنگ حنین کے بعد ہجرت کے نویں سال کچھ لوگ شام سے سامان تجارت لے کر مدینہ میں آئے ان سے یہ معلوم ہوا کہ ہرقل بادشاہ روم نے ایک عظیم الشان لشکر حضرت کے مقابلہ کے واسطے جمع کیا ہے اور وہ حمص تک آپہنچا ہے یہ سنتے ہی آپ نے اصحاب کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا اور جو لوگ مدینہ یا مکہ کے اطراف یا اور کہیں بھی مسلمان ہو گئے تھے سب کو جہاد کے لئے بلا بھیجا۔ مگر چونکہ اس وقت گرمی کی شدت قحط کی پریشانی مسافت کی دوری اپنی قلت مد مقابل کی کثرت تھی غرضے کی تیاری کا وقت تھا ان وجوہ سے کچھ لوگوں کو جانے میں تامل ہوا ان ہی کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ

نکال باہر کیا (اسوقت صرف دو آدمی تھے اور) دوسرے (رسولؐ) تھے جب وہ دونوں غار (ثور)

اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَ

میں تھے جب اپنے ساتھی کو (اسکی گریہ وزاری پر) سمجھا رہے تھے کہ گھبراؤ نہیں خدا یقیناً ہمارے ساتھ ہے تو خدا نے اپنی

اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا

اپنی (طرف سے) تسکین نازل فرمائی اور (فرشتوں کے) ایسے لشکر سے ان کی مدد کی جن کو تم لوگوں نے دیکھا تک نہیں اور خدا

السُّفْلٰى ۭ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

نے کافروں کی بات نیچی کر دکھائی۔ اور خدا ہی کا بول بالا ہے۔ اور خدا تو غالب

حَكِيْمٌ ۝۴۰ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

حکمت والا ہے۔ (مسلمانو) ۱۲ تم ہلکے پھلکے (نہتے) ہو یا بھاری بھرکم (مسلح) (بہرحال جب تم کو حکم

وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

دیا جائے تو فوراً) چل کھڑے ہو اور اپنی جانوں سے اور اپنے مالوں سے خدا کی راہ میں جہاد کرو اگر تم سمجھ

تَعْلَمُوْنَ ۝۴۱ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا

جانتے ہو تو (سمجھ لو کہ) یہی تمہارے حق میں بہتر ہے۔ (اے رسولؐ) اگر سرِدست فائدہ اور سفر آسان ہوتا تو یقیناً

لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ۭ وَ

یہ لوگ تمہارا ساتھ دیتے مگر ان پر مسافت کی مشقت طولانی ہو گئی۔ اور (اگر پیچھے رہ جانے کی وجہ پوچھو گے تو)

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ

یہ لوگ فوراً خدا کی قسمیں کھائیں گے کہ اگر ہم میں سکت ہوتی تو ہم بھی ضرور تم لوگوں کے ساتھ ہی چل کھڑے ہوتے یہ

يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۴۲

لوگ جھوٹی قسمیں کھا کر (اپنی جان آپ ہلاک کئے ڈالتے ہیں اور خدا تو جانتا ہے کہ یہ لوگ بیشک جھوٹے ۱۲ ہیں

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ

(اے رسولؐ) خدا تم سے درگزر فرمائے تم نے انہیں (پیچھے رہ جانے کی) اجازت ہی کیوں دی۔

۱۲ جب کفار نے طرح طرح کی اذیتوں کے بعد آپ کے قتل کا حتمی ارادہ کر لیا تو آپ نے اپنی جگہ حضرت علیؓ کو رکھ، حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لے، مکہ کو خیرباد کہا اور ہجرت کی سب سے پہلے ایک غار میں جا چھپے یہ کوئی گڑھا نہیں ہے بلکہ جبل ثور جو مکہ معظمہ سے داہنی جانب دو کوس کے فاصلہ پر ایک پہاڑ ہے اس کی چوٹی پر ایک چھوٹے سے گنبد کی طرح اندر سے خالی ایک گول پتھر ہے اسی میں ایک طرف سے قدرتی ایک دروازہ بھی تھا جو زیادہ سے زیادہ قریب ڈیڑھ بالشت کے لمبا چوڑا تھا اسی مختصر دروازہ سے حضرت رسولؐ و ابوبکرؓ اس کے اندر پہنچے، اور اس کے اندر بس اتنی گنجائش ہے کہ ایک پست قد آدمی کھڑا ہو سکے۔ اور خدا نے فوراً ہی اس کے دروازہ پر ببول کا خاردار درخت اُگا دیا اور مکڑی نے جالا تن دیا کبوتر نے انڈے بھی دے دیئے جس سے کفار کو کسی طرح آپ کے اندر ہونیکا وہم بھی نہ ہوا اب اس چھوٹے دروازے کے مقابل لوگوں نے اس میں دوسرا دروازہ بھی بنا لیا ہے جس سے لوگ آتے جاتے ہیں، غرض عامر بن فہیرہ اپنی گوسفندوں کو وہاں مکہ سے چرانے لاتا اور دونوں کا دودھ پی لیتے۔ اسی طرح تین روز گزرے اور جب کفار کی طرف سے اطمینان ہوا تو حضرت علیؓ سواریاں اور راہبر لے کر رات کو حاضر ہوئے اور آپ حضرت ابوبکرؓ کو ساتھ لیکر مدینہ روانہ ہوئے دیکھو تفسیر منثور جلد ۳ صفحہ ۲۴۰ سطر ۱۴ ۱۲ درمیان میں مثال کے طور پر ہجرت کے قصہ کا بیان آگیا تھا اب پھر جنگ تبوک ہی کا تذکرہ ہے ۱۲ چونکہ منافقین کی دلی تمنا یہ تھی کہ کسی طرح سفر تبوک نہ پیش آئے اسی وجہ سے طرح طرح کی باتیں بناتے چنانچہ جب حضرت رسولؐ چلنے پر تیار ہوئے تو یہ لوگ کہنے لگے تبوک تو یہاں سے بہت دور سرحد روم کے قریب ہے جب یہ لوگ وہاں پہنچیں گے مدینہ خالی ہو جائے گا تو ہم لوگ خوب ان کے گھر لوٹیں گے ان کی عورتوں بچوں کو قیدی بنائیں گے خدا نے حضرت جبرائیلؑ کے ذریعہ آپ کو مطلع کر دیا۔ (باقی بر صفحہ ۳۰۹)

غار ثور کی حالت

حضرت علیؓ کی ہجرت

لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۴۳﴾ لَا

تاکہ (تم اگر ایسا نہ کرتے تو) تم پر سچ بولنے والے (الگ) ظاہر ہو جاتے اور تم جھوٹوں کو الگ معلوم کر لیتے۔

يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

(اے رسولؐ) جو لوگ (دل سے) خدا اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ تو اپنے مالوں سے اور

الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ

اپنی جانوں سے جہاد (نہ) کرنے کی اجازت مانگنے کے نہیں۔ بلکہ وُہ خود جائینگے) اور خدا

اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ

پرہیزگاروں سے خوب واقف ہے۔ (پیچھے رہ جانے کی) اجازت تو بس وہی لوگ مانگیں گے جو

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ

خدا اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دِل (طرح طرح کے) شک کر رہے ہیں

قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَوْ

تو وُہ اپنے شک میں ڈانوانڈول ہو رہے ہیں (کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں) اور اگر یہ لوگ (گھر سے)

اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ

نکلنے کی ٹھان لیتے تو (کچھ نہ کچھ) سامان تو کرتے مگر (بات یہ ہے کہ) خدا نے ان کے ساتھ بھیجنے کو

اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ

ناپسند کیا تو انکو کاہل بنا دیا اور (گویا) ان سے کہہ دیا گیا کہ تم بیٹھنے والوں کے ساتھ بیٹھتے (مکھی مارتے) رہو۔

الْقٰعِدِيْنَ ﴿۴۶﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا

اگر یہ لوگ تم میں مل کر نکلتے بھی تو بس تم میں فساد ہی کو برپا کر دیتے اور تمہارے حق میں

خَبَالًا وَّلَاْ اَوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَ

فتنہ انگیزی کی غرض سے تمہارے درمیان (اِدھر اُدھر) گھوڑے دوڑاتے پھرتے اور تم میں سے

فِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ لَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۷﴾

ان کے جاسوس بھی ہیں (جو تمہاری اُن سے بیان کرتے ہیں) اور خدا شریروں سے خوب واقف ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰۸)
آپؐ نے کہا پھر کیا تدبیر کرنی چاہئے حکم ہو تو وہاں جنگ کی نوبت نہ آنے گی صلح ہو جائے گی تم اپنا نائب علیؑ کو کر کے چلے جاؤ، اور اہلبیتؑ، خراب منبر کو اس کے سپرد کر دو۔ غرض آپؐ جب یہ تدبیر کر کے روانہ ہوئے تو ان کو دُوسرا شگوفہ ہاتھ آیا کہنے لگے چونکہ رسولؐ علیؑ سے ناراض تھے اس وجہ سے جنگ میں نہیں لے گئے اور عورتوں بچوں میں چھوڑ گئے جب حضرت علیؑ نے یہ جملہ سُنا تو بہت شاق ہوا اور مسلح ہو کر روتے ہوئے حضرت رسولؐ کے پاس پہنچے آپؐ نے دیکھتے ہی پوچھا تم نے مدینہ کو خالی چھوڑ دیا۔ غرض کی منافقین کے طعنہ نے چھڑایا۔ آپؐ نے فرمایا اے علیؑ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تم میرے وصی، وزیر اور خلیفہ بنو۔ تمہارا گوشت میرا گوشت ہے، تمہارا خون میرا خون ہے۔ اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ مجھ سے تم کو وہ نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔ مگر فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ۱۲

حضرت علیؑ کی منقبت

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْاُمُوْرَ

(اے رسول) اسمیں تو شک نہیں کہ ان لوگوں نے پہلے ہی سے فساد ڈالنا چاہا تھا اور تمہاری بہت سی تدبیں

حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾

الٹ پلٹ کیں یہاں تک کہ حق آپہنچا اور خدا ہی کا حکم غالب رہا اور ان کو ناگوار ہوتا رہا۔

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَلَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا

اور ان لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو صاف کہتے ہیں کہ مجھے تو پیچھے رہ جانے کی اجازت دیجئے اور مجھے بلا میں

فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ ﴿۴۹﴾

نہ پھنسائیے (اے رسول) آگاہ ہو کہ یہ لوگ خود بلا میں (اوندھے منہ) گر پڑے۔ اور جہنم تو کافروں کو یقیناً

بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾ اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَاِنْ

گھیرے ہوئے ہی ہے اگر تم کو کوئی فائدہ[1] پہنچا تو انکو برا معلوم ہوتا ہے اور اگر تمپر کوئی مصیبت آپڑی

تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَاۤ اَمْرَنَا مِنْ

تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ (اسی وجہ سے) ہم نے اپنا کام پہلے ہی ٹھیک کر لیا تھا اور یہ کہکر خوش

قَبْلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَاۤ

خوش (تمہارے پاس سے) اٹھ کر واپس لوٹتے ہیں۔ (اے رسول) تم کہدو کہ ہمپر ہرگز کوئی مصیبت پڑ نہیں سکتی مگر

اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

وہی جو خدا نے ہمارے لئے (ہماری تقدیر میں) لکھ دیا ہے وہی ہمارا مالک ہے اور ایماندارونکو چاہئے کہ خدا

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحْدَى

ہی پر بھروسہ رکھیں۔ (اے رسول) تم (منافقوں سے) کہدو کہ تم ہمارے واسطے (فتح یا شہادت) دو

الْحُسْنَيَيْنِ ؕ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ

بھلائیوں میں سے ایک کے (خواہ مخواہ) منتظر ہی ہو اور ہم تمہارے واسطے اس کے منتظر ہیں کہ خدا تم

بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖۤ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۚ فَتَرَبَّصُوْۤا اِنَّا مَعَكُمْ

پر (خاص) اپنے ہاں سے کوئی عذاب نازل کرے یا ہمارے ہاتھوں سے۔ پھر (اچھا) تم بھی انتظار کرو ہم بھی

[1] کہ جنگ احد میں بھاگ نکلے اور جنگ خندق میں آواز لگادی یا اھل یثرب لا مقام لکم بھا۔ ۱۲۔ منہ ایک روایت میں ہے کہ حسنہ سے مراد غنیمت ہے اور مصیبت سے مخالفت رائے ۱۲ ۱۲

جنگ تبوک

مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ

تمہارے ساتھ (ساتھ) انتظار کرتے ہیں۔ (اے رسول) تم کہہ دو کہ تم لوگ خواہ خوشی سے خرچ کرو یا مجبوری سے

مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَمَا مَنَعَهُمْ

تمہاری خیرات تو کبھی قبول نہیں کی جائے گی تم تو یقیناً بدکار لوگ ہو۔ اور انکی خیرات کے قبول کئے

اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ

جانے میں اور کوئی وجہ مانع نہیں، مگر یہی کہ ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ

اور نماز کو آتے بھی ہیں تو الکسائے ہوئے اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے بھی ہیں تو

اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ

بددلی سے۔ (اے رسول) تم کو نہ تو ان کے مال حیرت میں ڈالیں اور نہ انکی

اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِى الْحَيٰوةِ

اولاد (کیونکہ) خدا تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو آل و مال کی وجہ سے دنیا کی (چند روزہ) زندگی (بھی)

الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَحْلِفُوْنَ

میں مبتلائے عذاب کرے اور جب ان کی جانیں نکلیں تب بھی وہ کافر کے کافر (ہی) رہیں۔ اور (مسلمانو) یہ

بِاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَمَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ

لوگ تو خدا کی قسمیں کھائیں گے کہ وہ تم میں ہی کے ہیں۔ حالانکہ وہ لوگ تم میں کے نہیں ہیں۔ مگر ہیں یہ لوگ

يَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ يَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا

بزدل کہ اگر کہیں یہ لوگ پناہ کی جگہ (قلعہ) یا چھپنے کیلئے غار یا گھس بیٹھنے کی کوئی (اور) جگہ پاجائیں

لَّوَلَّوْا اِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ

تو اسی طرف رسیاں توڑاتے ہوئے بھاگ جائیں۔ (اے رسول) ان میں سے کچھ تو ایسے بھی ہیں جو تمہیں

فِى الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ

خیرات (کی تقسیم) میں (خواہ مخواہ) الزام دیتے ہیں پھر اگر انہیں سے انہیں کچھ (معقول مقدار) دے دیا گیا

لے بخاری، نسائی، ابن منذر، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ اور ابن مردویہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسول مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ہرقوس بن زہیر ذوالخویصرہ تمیمی جو خوارج کا سردار تھا آپ کے سامنے آکر گستاخانہ کہنے لگا۔ یا رسول اللہ! ذرا انصاف کیجئے انصاف آپ نے فرمایا تجھ پر وائے ہو اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا۔ حضرت عمرؓ نے اجازت ہو تو ابھی اسکی گردن اڑا دوں۔ آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ اس کے اور بھی بہت سے ساتھی ہیں کہ تم میں کا ہر شخص ان کے ساتھ اپنی نماز روزہ کو ذلیل سمجھے گا۔ یہ لوگ دین سے اسی طرح علیحدہ ہو جائیں گے جس طرح تیر کمان سے۔ پھر کچھ ان کے اور حالات بیان کرکے فرمایا ان کا سردار ایک سیاہ فام مرد ہوگا جس کی ایک چھاتی عورت کی سی ہوگی یہ لوگ اس وقت خروج کریں گے جب لوگوں میں تفرقہ ہو جائے گا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس کو خود رسول اللہ سے سنا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جب حضرت علیؓ نے ان لوگوں کو نہروان میں قتل کیا اور میں ان کے ساتھ تھا، تو ایک شخص اسی صفت کا لایا گیا جو رسول اللہ نے بیان فرمایا تھا۔ دیکھو در منثور سیوطی، جلد ۳ صفحہ ۲۵۰، سطر ۶، مطبوعہ مصر ۱۲۔

خوارج کی نسبت شیعہ سنی متفق ہیں

يُعْطَوْا مِنْهَآ إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ ﴿٥٨﴾ وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا

تو خوش ہو گئے اور اگر (انکی مرضی کے موافق) اس میں سے انہیں کچھ نہیں دیا گیا تو بس فوراً ہی بگڑ بیٹھے۔ اور جو

مَآ ءَاتَىٰهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ

کچھ خدا نے اور اس کے رسولؐ نے انکو عطا فرمایا تھا اگر یہ لوگ اس پر راضی رہتے اور کہتے کہ خدا ہمارے واسطے

سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِن فَضْلِهِۦ وَرَسُولُهُۥٓ إِنَّآ إِلَى اللَّهِ

کافی ہے (اسوقت نہیں تو) عنقریب ہی خدا ہمیں اپنے فضل و کرم سے اور اسکا رسولؐ دے ہی گا ہم تو یقیناً

رَٰغِبُونَ ﴿٥٩﴾ إِنَّمَا الصَّدَقَٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَٰكِينِ

اللہ ہی کی طرف لو لگائے بیٹھے ہیں۔ (تو انکا کیا کہنا تھا) خیرات تو بس خاص فقیروں کا حق ہے اور محتاجوں کا اور

وَالْعَٰمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِى الرِّقَابِ

اس (زکوٰۃ وغیرہ) کے کارندوں کا اور جن کی تالیفِ قلب کی گئی ہے (انکا) اور جنکی گردنوں میں (غلامی کا پھندا

وَالْغَٰرِمِينَ وَفِى سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ

پڑا ہے انکا) اور قرضداروں کا (جو خود سے ادا نہیں کر سکتے) اور خدا کی راہ (جہاد) میں اور پردیسیوں کی

فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦٠﴾ وَمِنْهُمُ

کفالت میں (خرچ کرنا چاہیئے یہ حقوق) خدا کی طرف سے مقرر کئے ہوئے ہیں اور خدا بڑا واقف کار حکمت والا ہے

الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِىَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ ۚ

اور انمیں سے بعض ایسے بھی ہیں جو (ہمارے) رسولؐ کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بس کان ہی (کان) ہیں

قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ

(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ (کان تو ہیں مگر) تمہاری بھلائی سننے کے کان ہیں کہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور

لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا مِنكُمْ ۚ وَ

مومنین (کی باتوں) کا یقین رکھتے ہیں۔ اور تم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ان کے لئے رحمت ہیں اور جو

الَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦١﴾

لوگ رسولؐ خدا کو ستاتے ہیں ۱؎ ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (مسلمانو) یہ لوگ

۱؎ عبداللہ بن نوفل منافق ہو بات میں حضرت رسولؐ سے سنتا لوگوں کے سامنے اس کی نقل کرتا۔ خدا نے آپ کو اسکی خبر دیدی۔ اور اس کا پتہ بھی بتا دیا کہ ایک سیاہ فام آدمی ہے اس کے سر پر گھنے بال ہیں بڑی بڑی آنکھیں ہیں آپ نے اسے بلا کر پوچھا کہ تو ایسا کرتا ہے اس نے قسم کھائی کہ میں ہرگز ایسا نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا فیر میں اس وقت تیری بات مان لیتا ہوں۔ وہ اپنے لوگوں میں واپس آکر کہنے لگا۔ محمدؐ کے بڑے بڑے کان ہیں جو کچھ ان کے بارے میں کہا تھا وہ سب انہوں نے سن لیا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَحَقُّ

تمہارے سامنے خدا کی قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کرلیں۔ حالانکہ اگر یہ لوگ سچے ایماندار ہیں تو خدا اور

اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ

اس کا رسول کہیں زیادہ حقدار ہیں کہ اس کو راضی رکھیں ۔ کیا یہ لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ جس شخص

مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا

نے خدا اور اس کے رسول کی مخالفت کی تو اس میں شک ہی نہیں کہ اسکے لئے جہنم کی آگ تیار

فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ

رکھی ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا بھنتا) رہے گا یہی تو بڑی رسوائی ہے۔ منافقین اس بات سے ڈرتے

اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ

ہیں کہ (کہیں ایسا نہ ہو) ان مسلمانوں پر (رسول کی معرفت) کوئی سورۃ نازل ہوجائے جو انکو جو کچھ ان

قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ﴿۶۴﴾

منافقین کے دل میں ہے بتادے (اے رسول) تم کہدو کہ (اچھا تم مسخراپن کئے جاؤ جس سے تم ڈرتے ہو خدا اسے

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ

ضرور ظاہر کردیگا اور اگر تم انسے پوچھو (کہ یہ کیا حرکت تھی) تو ضرور یوں ہی کہیں گے کہ ہم تو یونہی بات

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۶۵﴾

چیت (دل لگی) بازی کررہے تھے تم کہو کہ ہائیں کیا تم خدا سے اور اسکی آیتوں سے اور اسکے رسول سے ہنسی کررہے تھے۔

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ اِنْ نَّعْفُ

اب باتیں نہ بناؤ حق تو یہ ہے کہ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو بیٹھے اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگزر بھی کریں

عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا

تاہم کچھ لوگوں کو سزا ضرور دیں گے اس وجہ سے کہ یہ لوگ قصور وار

مُجْرِمِيْنَ ﴿۶۶﴾ اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ

ضرور ہیں۔ منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں کہ (لوگوں کو) برے کلام کا

بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ

تو حکم کرتے ہیں اور نیک کاموں سے روکتے ہیں اور اپنے ہاتھ (راہ خدا میں خرچ کرنے سے)

وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۭ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۭ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

بند رکھتے ہیں۔ (سچ تو یہ ہے کہ) یہ لوگ خدا کو بھول بیٹھے تو خدا نے بھی (گویا) انہیں بھلا دیا بیشک

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ

منافقین بدچلن ہیں۔ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے خدا نے

وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ هِىَ حَسْبُهُمْ ۚ وَ

جہنم کی آگ کا وعدہ تو کر لیا ہے کہ یہ لوگ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔ اور یہی انکے لئے کافی ہے۔ اور

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝ كَالَّذِيْنَ مِنْ

خدا نے ان پر لعنت کی ہے۔ اور انہی کے لئے دائمی عذاب ہے (منافقو تمہاری تو) ان کی مثل ہے

قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّاَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ۭ

جو تم سے پہلے سے وہ لوگ تم سے قوت میں (بھی) زیادہ تھے اور مال اور اولاد میں بھی کہیں بڑھ

فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا

کر تھے تو وہ اپنے حصہ سے بھی بہرہ یاب ہو چکے تو جس طرح تم سے پہلے لوگ اپنے حصہ سے فائدہ

اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ

اٹھا چکے ہیں اسی طرح تم نے اپنے حصہ سے فائدہ اٹھا لیا اور جس طرح وہ باطل میں گھسے رہے

كَالَّذِيْ خَاضُوْا ۭ اُولٰۗىِٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا

اسی طرح تم بھی گھسے رہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا سب کیا دھرا دنیا اور

وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اَلَمْ يَاْتِهِمْ

آخرت (دونوں) میں اکارت ہوا۔ اور یہی لوگ گھاٹے میں ہیں۔ کیا ان منافقوں کو

نَبَاُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۙ

ان لوگوں کی خبر نہیں پہنچی ہے جو ان سے پہلے ہو گزرے ہیں نوح کی قوم اور عاد اور ثمود

وَقَوْمِ اِبْرٰهِيْمَ وَاَصْحٰبِ مَدْيَنَ وَالْمُؤْتَفِكٰتِ ۚ
اور ابراہیمؑ کی قوم اور مدین والے اور الٹی ہوئی بستیوں کے رہنے والے
اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ
کہ ان کے پاس ان کے رسولؑ واضح (اور روشن) معجزے لیکر آئے تو (وہ مبتلائے عذاب ہوئے اور) خدا نے
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَ
ان پر ظلم نہیں کیا مگر یہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے تھے۔ اور ایماندار مرد اور ایماندار
الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
عورتیں ان میں سے بعض کے بعض رفیق ہیں۔ لوگوں کو اچھے کام کا حکم دیتے ہیں اور بُرے
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ
کام سے روکتے ہیں اور نماز پابندی سے پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا اور
الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ
اس کے رسولؐ کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر خدا عنقریب رحم کرے گا۔
اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
بے شک خدا غالب حکمت والا ہے۔ خدا نے ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں
وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
سے (بہشت کے) ان باغوں کا وعدہ کر لیا ہے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں اور وہ ان میں ہمیشہ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ
رہیں گے (بہشت) عدن کے باغوں میں عمدہ عمدہ مکانات کا (بھی وعدہ فرمایا ہے) اور خدا کی
وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝
خوشنودی ان سب سے بالاتر ہے۔ یہی تو بڑی (اعلےٰ درجہ کی) کامیابی ہے۔
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ
اے رسولؐ کفار کے ساتھ (تلوار سے) اور منافقوں کے ساتھ (زبان سے) جہاد کرو

ف۱ ترمذی اور نسائی میں یہ روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے جناب امیرؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ تم کو دوست نہیں رکھتا مگر مومن اور دشمن نہیں رکھتا مگر منافق اور بعض اصحاب کا قول ہے کہ حضرت رسولؐ کے زمانہ میں مومن و منافق کو حضرت علیؑ کی محبت سے پہچانتے تھے۔ ۱۲ ف۲ ایک روایت میں ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جنہوں نے جنگ تبوک کے بعد باہم یہ مشورہ کیا تھا کہ فلاں پہاڑ کی گھاٹی میں بیٹھ کر رسول اللہ کو قتل کریں۔ مگر جبرائیلؑ نے آپ کو خبر دی اور حضرت عمار یاسرؓ نے ان لوگوں کو گرفتار کیا۔ اور آپ کے پاس آئے تو کہنے لگے کہ ہم لوگ تو دل لگی کرتے تھے۔ ۱۲

ف۳ خدا کی خوشنودی سب سے بالاتر ہے

ع ۹ ۶ ۱۵

منافقین کا ذکر

عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝۷۳

اور ان پر سختی کرو اور انکا ٹھکانا تو جہنم ہی ہے۔ اور وہ (کیا) بُری جگہ ہے۔ یہ منافقین خدا کی

يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ۚ وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ

قسمیں کھاتے ہیں کہ (کوئی بُری بات) نہیں کہی۔ حالانکہ ان لوگوں نے کفر کا کلمہ ضرور کہا اور اپنے

الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ

اسلام کے بعد کافر ہو گئے اور جس بات پر قابو نہ پا سکے اسے ٹھان بیٹھے اور ان لوگوں نے

يَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ

(مسلمانوں سے) صرف اسوجہ سے عداوت کی کہ اپنے فضل وکرم سے خدا نے اور اس کے رسولؐ

رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ

نے دولتمند بنا دیا ہے تو ان کے لئے اسی میں خیر ہے کہ یہ لوگ اب بھی توبہ کرلیں۔ اور اگر یہ

وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ فِي

نہ مانیں گے تو خدا ان پر دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب نازل

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ

فرمائے گا اور تمام دنیا میں ان کا نہ کوئی حامی ہو گا نہ مددگار۔ اور ان

وَّلَا نَصِيْرٍ ۝۷۴ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَىِٕنْ اٰتٰىنَا

(منافقین) میں سے بعض ایسے لہ بھی ہیں جو خدا سے قول وقرار کر چکے تھے کہ اگر ہمیں

مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۷۵

اپنے فضل (وکرم) سے کچھ مال) دے گا تو ہم ضرور خیرات کیا کرینگے اور نیکوکار بندے ہو جائینگے۔

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ

تو جب خدا نے اپنے فضل (وکرم) سے انہیں عطا فرمایا تو لگے اس میں بخل کرنے اور کترا کے

مُّعْرِضُوْنَ ۝۷۶ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ

منہ پھیرنے۔ پھر ان سے اُنکے خمیازہ میں اپنی ملاقات کے دن (قیامت) تک انکے دل میں (گویا خود)

لہ ثعلبہ بن حاطب انصاری نے جو بڑا عابد وزاہد تھا اپنے فکر وفاقہ سے تنگ آکر حضرتؐ سے عرض کی آپ دُعا فرمائیے کہ خدا مجھے مال عطا فرمائے آپ نے فرمایا اس سے گزر کر مگر اس نے نہ مانا اور دوبارہ کہنے لگا کہ میں نے خدا سے عہد کیا ہے کہ اس کے تمام حقوق ادا کروں گا قرابتداروں کا خیال رکھوں گا اور کسی بات میں کمی نہ کرونگا۔ غرض آپ نے اس کی خواہش کے موافق دُعا کی پھر کیا تھا دُعا مستجاب ہوئی دولت دن دُگنی رات چوگنی بڑھنے لگی۔ اُس نے جو جو نعمتیں بکریاں پالی تھیں اُن میں اسقدر افزائش ہوئی کہ مدینہ میں رہنے کی جگہ نہ رہی صحرا میں رہنے لگا اور اب اتنی بھی فرصت نہیں کہ نماز جماعت میں حاضر ہو یہانتک کہ نماز جمعہ بھی غائب ہو گئی۔ کچھ دنوں بعد آپ نے دو آدمیوں کو اس کی زکوٰۃ کی تحصیل کو بھیجا اور ایک خط بھی لکھ دیا۔ یہ لوگ پہنچے خط دیا اور زکوٰۃ کی آیت پڑھی۔ وہ بولا رسولؐ ہم سے جزیہ مانگتے ہیں۔ ابھی دوسرا دروازہ دیکھو۔ جب تک کچھ غور کرتا ہوں یہ لوگ پھر پلٹ کر آئے اس نے پھر وہی جواب دیا آخر یہ لوگ حضرت رسولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی آپ نے فرمایا وائے ہو ثعلبہ پر۔ اور ایک شخص کو بھیجا کہ یہ آیت ثعلبہ کے سامنے جا کر پڑھ دو جب اُس نے سُنا تو گھبرایا ہوا حضرت کے پاس آیا اور عرض کی آپ جس طرح فرمائیں زکوٰۃ دینے کو حاضر ہوں اور آپ کو اختیار ہے کہ جس طرح چاہیں خرچ کریں آپ نے فرمایا تو نے زکوٰۃ کو جزیہ کہا اب میں تیری زکوٰۃ نہ لوں گا اسی اثناء میں آپ نے وفات پائی۔ اسکے بعد ثعلبہ حضرت ابوبکرؓ سے زکوٰۃ لینے کا خواستگار ہوا انہوں نے بھی انکار کیا۔ پھر حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مستدعی ہوا انھوں نے بھی انکار کیا۔ مگر حضرت عثمانؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں لے لیا۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔ ۱۲۔

اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ

نفاق ڈال دیا اسی وجہ سے ان لوگوں نے جو خدا سے وعدہ کیا تھا اسکے خلاف کیا اور اس

بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

وجہ سے کہ جھوٹ بولا کرتے تھے۔ کیا وُہ لوگ اتنا بھی نہ جانتے تھے کہ خدا ان کے (سارے)

سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اَلَّذِيْنَ

بھید اور ان کی سرگوشی (سب کچھ) جانتا ہے اور یہ کہ خدا غیب کی باتوں سے خوب آگاہ ہے۔ جو

يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ

لوگ دل کھول کر خیرات کرنے والے مومنین پر (ریاکاری کا) اور ان مومنین پر جو صرف اپنی مشقت کی

وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ

مزدوری پاتے (سخی کا) الزام لہ لگاتے ہیں پھر ان سے مسخراپن کرتے تو خدا بھی ان سے

مِنْهُمْ ۙ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

تمسخر کرے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (اے رسولؐ)

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۭ اِنْ تَسْتَغْفِرْ

خواہ تم ان (منافقوں) کے لئے مغفرت کی دُعا مانگو یا انکے لئے مغفرت کی دُعا نہ مانگو (انکے لئے برابر ہے)

لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۭ ذٰلِكَ

تم ان کے لئے ۷۰ ستر بار بھی مغفرت کی دُعا مانگو گے تو بھی خدا ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ یہ (سزا) اس سبب

بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

سے ہے کہ ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا۔ اور خدا بدکار لوگوں کو منزل مقصود

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ ع ۸ ۱۰ ۱۲

تک نہیں پہنچایا کرتا۔ (جنگ تبوک میں) رسولؐ خدا کے پیچھے رہ جانیوالے اپنی

خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا

جگہ بیٹھ رہنے (اور جہاد میں نہ جانے) سے خوش ہوئے اور اپنے مال اور اپنی جانوں سے خدا کی راہ میں جہاد

لہ منافقین تو اس فکر میں رہتے ہی تھے کہ کوئی گرفت کا موقعہ مومنین جو صدقات آپ کے پاس لاتے کسی کا کم ہوتا کسی کا زیادہ منافقین دونوں کی ہنسی اڑاتے زیادہ والے کو ریاکار کہتے اور کم والے کو کہتے کہ ناحق کی تکلیف کی بجائے گھر بیٹھا اور خواہ مخواہ پانچوں سواروں میں داخل ہوتا ہے۔ ۱۲

منافقین ہر گز نہ بخشے جائیں گے

۲ سترسے کوئی خاص عدد مراد نہیں بلکہ عرب کے محاورات میں کثرت کے معنی میں بولا جاتا ہے اور اس قسم کے محاورات ہر زبان میں ہیں۔ ۱۲

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا

کرنا ان کو مکروہ معلوم ہوا اور کہنے لگے (اس گرمی میں (گھر سے) نہ نکلو۔ (اے رسولؐ) تم کہہ دو

تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا

کہ جہنم کی آگ (جس میں تم جلو گے) اس سے کہیں زیادہ گرم ہے۔ اگر وہ کچھ

يَفْقَهُوْنَ ۝۸۱ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ

سمجھیں جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔ اس کے بدلے انہیں چاہیئے کہ وہ بہت کم ہنسیں

جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝۸۲ فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ

اور بہت روئیں۔ تو (اے رسولؐ) اگر خدا تم کو ان منافقین کے کسی گروہ کی طرف

اِلٰى طَاۗىِٕفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ

(جہاد سے صحیح وسالم) واپس لائے پھر تم سے (جہاد کے واسطے) نکلنے کی اجازت مانگیں تو تم صاف

فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا

کہہ دو کہ تم میرے ساتھ (جہاد کے واسطے) ہرگز نہ کبھی نکلنے پاؤ گے اور نہ ہرگز دشمن سے میرے

مَعِيَ عَدُوًّا ۭ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ

ساتھ لڑنے پاؤ گے۔ جب تم نے پہلی مرتبہ (گھر میں) بیٹھ رہنا پسند کیا (تو اب بھی) پیچھے رہ جانیوالوں کے

فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ ۝۸۳ وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ

ساتھ (گھر میں) بیٹھے رہو۔ اور (اے رسولؐ) ان منافقین میں سے جو مر جائیں تو نہ

مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰي قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا

کبھی کسی پر نماز جنازہ[1] پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (جاکر) کھڑے ہونا۔ ان لوگوں نے یقیناً خدا

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۸۴ وَلَا تُعْجِبْكَ

اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا اور بدکاری ہی کی حالت میں (مرا بھی) گئے۔ اور ان کے

اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ

مال اور ان کی اولاد (کی کثرت) تمہیں تعجب (حیرت میں) نہ ڈالے (کیونکہ) خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں بھی

[1] عبداللہ ابن ابی جو منافقین کا سردار تھا جب بیمار ہوا تو حضرت رسولؐ اس کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ اس نے عرض کی آپ مجھے اپنا ایک کرتا میرے کفن کے واسطے عنایت فرمائیں اور جب میں مر جاؤں تو میرے جنازہ پر نماز پڑھائیں۔ آپ نے کرتا تو دے دیا مگر جب نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی اور جبرئیلؑ نے آپ کا دامن پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا اور نماز نہ پڑھنے دی جب کرتے کے باب میں لوگوں نے اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ اس سے اس کو کوئی فائدہ نہ پہنچے گا مگر اور لوگ اس کے ذریعہ سے اسلام لائیں گے چنانچہ منافقین کے ساتھ آپ کے رحم وکرم کی حالت سن کر عبداللہ ابن ابی کی نماز جنازہ خوارج کے ایک ہزار آدمی مسلمان ہو گئے ۱۲

بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ﴿٨٥﴾

انکے مال و اولاد کی بدولت انکو عذاب میں مبتلا کرے اور انکی جان نکلنے لگے تو اسوقت بھی یہ کافر کے

وَإِذَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ أَنْ آمِنُوا بِاللَّهِ وَجَاهِدُوا مَعَ

کافر ہی رہیں اور جب کوئی سورۃ اس بارے میں نازل ہوا کہ خدا کو مانو اور اسکے رسول کے ساتھ (جاکر)

رَسُولِهِ اسْتَأْذَنَكَ أُولُو الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَقَالُوا ذَرْنَا

جہاد کرو تو جو ان میں سے دولت والے ہیں وہ تم سے اجازت مانگتے ہیں [1] اور کہتے ہیں کہ ہمیں

نَكُنْ مَعَ الْقَاعِدِينَ ﴿٨٦﴾ رَضُوا بِأَنْ يَكُونُوا مَعَ

رہنے دیجئے کہ ہم بھی (گھر) بیٹھنے والوں کے ساتھ (بیٹھے) رہیں یہ اس بات سے خوش ہیں کہ پیچھے رہ جانے

الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ﴿٨٧﴾

والوں (عورتوں بچوں بیماروں) کے ساتھ بیٹھ رہیں اور (گویا) ان کے دل پر مہر کر دیگئی ہے تو یہ کچھ نہیں سمجھتے

لَٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا

مگر رسول اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان لوگوں نے اپنے اپنے مال

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ ۖ

اور اپنی اپنی جانوں سے جہاد کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے (ہر طرح کی) بھلائیاں ہیں۔ اور یہی

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٨٨﴾ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ جَنَّاتٍ

لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ خدا نے ان کے واسطے (بہشت کے) وہ (باغ) تیار کر رکھے ہیں جن کے

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ

(درختوں کے) نیچے نہریں جاری ہیں (اور یہ) اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٨٩﴾ وَجَاءَ الْمُعَذِّرُونَ

یہی تو بڑی کامیابی ہے۔ اور (تمہارے پاس) کچھ حیلہ کرنے والے گنوار [2] (بھی) آموجود

مِنَ الْأَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِينَ

ہوئے تاکہ انکو بھی (پیچھے رہ جانیکی) اجازت دی جائے اور جن لوگوں نے خدا اور اسکے رسول سے جھوٹ کہا تھا

[1] یہ قبیلہ اسد غطفان کا ذکر ہے جو جنگ تبوک میں جان چراتے تھے ۱۲

[2] یہ قبیلہ بنی غفار کا تذکرہ ہے جو جنگ تبوک کے وقت یہ معذرت کرنے آئے تھے کہ اگر ہم جنگ میں گئے تو بنی طے کے لوگ ہمارے مال مویشی لوٹ لے جائیں گے۔ ۱۲ ۱۲ ۱۲

كَذَّبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

وُہ (گھر میں) بیٹھ رہے (آئے تک نہیں) ان میں سے جن لوگوں نے کفر اختیار کیا عنقریب ہی ان پر

مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَ

دردناک عذاب آپہنچے گا۔ (اے رسول جہاد میں نہ جانے کا) نہ تو کمزوروں پر کچھ گناہ ہے نہ

لَا عَلَى الْمَرْضٰى وَلَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ

بیماروں پر اور نہ ان لوگوں پر جو کچھ نہیں پاتے کہ خرچ کریں بشرطیکہ یہ لوگ

مَا يُنْفِقُوْنَ حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ مَا

خدا اور اس کے رسولؐ کی خیر خواہی کریں۔ نیکی کرنے والوں پر

عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۹۱

(الزام کی) کوئی سبیل نہیں۔ اور خدا بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ

اور[1] نہ انہیں لوگوں پر کوئی الزام ہے جو تمہارے پاس آئے کہ تم ان کے لئے

اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۖ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ

سواری بہم پہنچادو اور تم نے کہا کہ میرے پاس (تو کوئی سواری) موجود نہیں کہ تم کو

الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ ۝ ۹۲ اِنَّمَا

اس پر سوار کروں تو وُہ لوگ (مجبوراً) پھر گئے اور حسرت (وافسوس) سے اس غم میں کہ ان کو خرچ

السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ

میسر نہ آیا۔ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے (الزام کی) سبیل تو صرف انہی لوگوں پر ہے

اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَ

جنہوں نے باوجود مالدار ہونے کے تم سے (جہاد میں نہ جانیکی) اجازت چاہی اور انکو پیچھے رہ جانیوالے

طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۹۳

عورتوں بچوں، کے ساتھ رہنا پسند آیا اور خدا نے انکے دلوں پر (گویا) مہر کردی ہے تو یہ لوگ کچھ نہیں جانتے۔

[1] جنگ تبوک کی جب تمام مسلمانوں کو منادی کردی گئی اور تاکیدی حکم رسولؐ کا پہنچا تو اس کے سات آدمی متفق بن یسار، جبیر بن حنار، عبداللہ بن کعب، سالم بن عمیر، عبداللہ بن مغفل، عتبہ بن زید اور ابو عقیبہ روتے ہوئے حضرتؐ کے پاس آئے اور عرض کی کہ نہ ہم لوگوں کے پاس سواریاں ہیں اور نہ زادِ راہ ہم کیونکر چلیں اگر ہمیں دونوں چیزیں مل جائیں تو ہم بسر و چشم حاضر ہیں حضرتؐ نے عذر کیا کہ اب میرے پاس کوئی سواری باقی نہیں رہی۔ صرف ایک ابن عمیر کو سواری عطا کی باقی لوگ مجبوراً واپس ہوئے۔ انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اس جنگ میں حضرتؐ کے ساتھ تیس ہزار سوار تھے اور دس ہزار پیادے۔ ۱۲